نور

هو الناصر — یھدی الی النور من یشاء

موزخہ ۱۹ ماہ نومبر ۱۹۱۴ء

ضوابط

(۱) عوام سے قیمت (۴) شش ماہی ع
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
پانچ روپیہ (صہ)
(۳) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ
مقصور ہوگا اور ایسے حضرات کے
اسمائے گرامی سرپرستان اخبار
کی فہرست میں درج
ہوں گے۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر
مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے
اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام
کے منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی
دور کرنا
(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

KHILAFAT LIBRARY

جلد ۶ | ایڈیٹر محمد یوسف سابق سورن سنگھ وڈوان | نمبر ۹

تازہ خبریں

پریذیڈنٹ سکرٹری وایسرائے نے مسلم کلب لکھنؤ کی وفاداری پر خوشی ظاہر فرمائی۔

پنجاب کی طرح صوبجات متحدہ کے سکولوں میں بھی وفاداری کے جلسے زوروں پر ہوئے گئے۔ بدایوں۔ چنار سکولوں کے جلسے آریوں میں بی دالنٹیر بھرتی ہونے لگے اپنے ملک کی خدمت کرنا ہر ایک فرد بشر کا فرض ہے انگلستان سے نوجوان البیلے ہندوستانی چھاؤنیوں میں دھڑا دھڑ وارد ہو رہے ہیں۔ کیسے کیسے ناز پروردہ جوان ہیں اون کی روانگی ہنسی بنا کیگی۔ کسی بھی غیر ملک میں جانے نہ پائینگی۔ تاوقتیکہ سرکار عالیہ سے اجازت نہ لی جائے

قحط نہ صرف پنجاب تک ہی محدود ہے بلکہ پشاور سے راس کماری اور چٹاگانگ سے کاٹھیاوار تک ایک ہی لہر ہے لاہور میں میونسپل الکشن کا زور ہے۔ ہر ایک امیدوار اپنی کامیابی کے لئے دوسروں کو بدنام کرتا ہے

جنگ کی تازہ بتازہ خبریں

مغربی محاذ میں کوئی نمایاں فرق نہیں آیا مشرقی محاذ میں پولینڈ میں روسیوں کی دیگر ذرایع سے کافی احتیاطی مراسلت

بہاری کامیابیوں کی اصلاح موصول ہوئی ہے ایس ردی سرکاری میں اب

گزٹ نے ایک خاص تار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لنڈن ٹائمز کی رائے میں ترکوں کے نہر سویز پر حملہ کرنے کا خیال بے پرواہی کے ساتھ اڑا دینے کے قابل نہیں ہے بلکہ وہ صلاح دیتا ہے کہ دشمن کا عزم معلوم ہوتا ہے کہ نہر سویز عبور کرنے کی کوشش کرے۔ مگر اسی تار میں اس کا جواب بھی دیدیا ہے کہ جنرل سیکسرل مکر تیاری کرنے اور کمک فراہم کرنیکے لئے کافی وقت مل چکا ہے۔ اسکی پیٹھ پر ریلیں ہیں اور بحری مدد کا امکان بھی ہے جبکہ ترکوں کی پیٹھ پر بیابان اور ریگستان اور چند جرمن افسروں کے سوائے کہ جن کو ترک رجمنٹیں نفرت سے دیکھتی ہیں۔

مسٹر رابرٹس نائب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے بجانب سلطنت ہندوستان کی معقول اعانت اور ہندوستانی سپاہ کی جرأت و شجاعت کا سرگرمی سے اعتراف کیا۔

حضور وایسرائے نے انگلستان و ٹرکی میں جنگ چھڑنے کی اطلاع کے متعلق ہز میجسٹی امیر کابل کو جو چٹھی لکھی تھی اسکے جواب میں ہز میجسٹی امیر نے نہایت دوستانہ اور پر تپاک محبت نامہ بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ پہلے ہی اس جنگ میں افغانستان کی مستقل بے تعلقی کا اعلان کر چکے ہیں ہز میجسٹی نے دوستانہ الفاظ میں انگلستان کے خلاف ٹرکی کے آمادہ جنگ ہونے پر اظہار تاسف کیا۔

ایک بیمثل کتاب

وضاحت از صفائی سکھ صاحبان کی سکھ کتب کے متعلق واقعات

کیا گیا ہے کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ جیسی نہایت ہی دیوتا سمجھتی ہے۔ سنہ بیاسی ہون۔ سوتک پاتک۔ یہ ان کا کارنامہ ہے کہ ان کے سکھ عقاید ہی کی کنارہ کشی اور برخلاف اس کتاب کی معقولیت اور مقبولیت کی دلیل ہے کہ ایڈیشن ۱۰۰۰ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا اور کمی کی اس کے ایک اور ایڈیشن ۱۰۰۰ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ بھی ہے کہ ہندوؤں کے ہاں یہ کتاب بہت مقبول ہے اور علاوہ ازیں بعض ہندو سکھ جلسے ان سے آں حضرت کے قدیم گرنتھوں کے ہاں یہ کتاب بہت مقبول ہے اور علاوہ ازیں بعض ہندو سکھ جلسے ان سے آں حضرت کے قدیم گرنتھوں

(بقیہ نوٹ قادیان)

نہر سویز کیطرف سے ترکی حملہ کا اندیشہ

سول اینڈ ملٹری

چشم دید بیان فرنچ و برٹش محاذ کے بہت بڑے حصے پر گذشتہ سہ شنبہ کو خاموشی طاری رہی چشمدید بیان ہے کہ پالا نہایت شدت سے پڑ رہا ہے۔ فائرنگ لائن میں بہت سے سپاہی سردی سے ایسے سن ہو گئے کہ انہیں سکدوش کر کے خندقوں سے باہر اٹھا کر لایا گیا۔ باوجود سکون کے شب و روز آتش فشانی ہوتی رہتی ہے۔ ملبدی کے ساتھ صدہا گولے پھٹ کر ہر لائن کے آدمیوں کو مسلسل ہلاک و زخمی کرتے رہتے ہیں۔ انگریزی کمک پہونچگئی ہے۔ بنا بریں خندقوں کے سپاہی اب باقاعدہ طور پر سبکدوش کر دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے توپخانہ کی گولہ باری کے عمدہ نتائج کے متعلق بہت سی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

چیٹر و گریڈ کی مراسلات ہنوز پولینڈ کیحالت کے متعلق خاموش ہیں اور فتح کا اظہار نہیں کرتیں لوڈز میں جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن سپاہ شمالی صفوف سے نکل جانیکے لئے سخت کوشش کر رہی ہے۔ قیدیوں کے علاوہ کچھ بھاری اور میدانی توپیں بھی روسیوں کے ہاتھ آئیں۔ نرشو وارا اور کراکو کے مابین روسیوں نے بہت بڑا فایدہ حاصل کیا آنزوے کوہ کارپیتھین میں بھی روسی ترقی کر رہے ہیں انہوں نے درہ ہائے کوہ کے متصل قبضہ کو ماذ پر قبضہ کر لیا ہے یہ درے ہنگری کے شہر ٹولین کو جاتے ہیں۔

زیبرگ کے بحری سازوسامان ٹائمز کا بحری نامہ نگار رقمطراز ہے کہ مختلف ذرایع کی خبروں سے منکشف ہوتا ہے کہ زیبرگ پر دو برٹش جنگی جہازات کی گولہباری سے وہ تمام بحری سامان جو تارپیڈو کے حملے یا انگلستان پر یورش کے ارادہ سے لایا گیا تھا۔ تباہ ہو گیا۔ اب زیبرگ بحری بنیاد کے طور پر کام نہیں آسکتا دشمن کے بیڑے کے بندرگاہ میں رہنے اور اسکی تباہی سے جو فواید حاصل ہونگے۔ ان سے ہم بخوبی متمتع ہو سکیں گے۔ اگر ہمارے چند کروزروں کا نقصان ہوا ہے۔ تو جرمنوں کو تجاوت کے مفقود ہو جانے کے علاوہ بعض نو آبادیات اور بہت سے کروزروں کے نقصان کا بھی متحمل ہونا پڑا ہے

ایک اور خبر رساں ایجنسی کا بیان۔ ہواس ایجنسی کا ایک تار چندر نگر میں اس مضمون کا موصول ہوا ہے کہ کل فرانس و بلجیئم کے شمالی محاذ میں گولہ باری چنداں شدید نہ تھی۔ ارگون کے بعض مقامات میں کچھ پیشقدمی کی گئی۔ واسگس میں بہمہ وجوہ امن ہے۔

آسٹریا و سرویا۔ علاقہ سرویہ میں جنگ ہو رہی ہے جہاں اسٹریوں کے پانچ آدمی کوزر کی موجودگی کی رپورٹ کیجاتی ہے جسکی غرض یہ ہے کہ جنگ کے اس مرکز کا قطعی طور پر فیصلہ کر دیا جائے۔

KHILAFAT LIBRARY

بلورک کے پیماندگان۔ صینہ بحری نے جہاز بلورک کے ۱۴۰ پیماندگان کے ناموں کی فہرست شایع کی ہے

برٹش و جرمن تجارتی جہازات۔ بورڈ تجارت کا بیان ہے کہ ۱۰۱۲۳ برٹش سٹیمروں میں سے ۹۸۲۸ سمندروں میں سرگرم سفر ہیں۔ بخلاف ازیں ۲۰۹۰ جرمن سٹیمروں میں سے صرف ۸ کی نسبت معلوم ہوا ہے کہ وہ سمندر میں ہیں

ترکوں کا تعاقب۔ پیٹروگریڈ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ارض روم میں ترکوں کا تعاقب اختتام کو پہونچ گیا ہے جہاں وادی الاسکرت کے جنوب میں گذشتہ خندقوں میں لڑائیاں وقوع میں آتی رہیں۔ ہم نے کردوں کی بہت بڑی سپاہ کو جسکی کمک کو ترکی باقاعدہ فوج بھی بہم پہونچگئی تھی، منتشر کر دیا۔

روسی حکمت عملی۔ ٹائمز کی رائے میں گرینڈ ڈیوک نیچولا ورشہ محاذ پر دشمن کو محض روکے ہوئے ہے اور کسی اور مقام پر اسکی جنگی حکمت عملی نشوونما پا رہی ہے۔

جرمن کمک۔ میجر جنرل فریزر ٹائمز میں لکھتا ہے کہ سپاہ جرمن بندرگاہوں سے جہازوں پر سوار ہوئی ہے۔ اس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کوٹنگبرگ اور ڈنزگ کی کمک کو جا رہی ہے اس کی تصدیق میں وہ لباؤ کے حال کے مظاہرہ کو پیش کر کے تحریر کرتی ہے کہ بالٹک عنقریب منجمد ہو جائیگا۔

جنگی جہاز کا نقصان۔ مسٹر بیرحل نے اعلان کیا ہے کہ ایچ۔ ایم۔ جنگی جہاز بلورک شیرلنس میں مادہ آتشگیر کے بھڑک اٹھنے سے تباہ ہو گیا۔ سات آٹھ سو آدمیوں میں سے صرف ۱۲۔ آدمی بچے۔

فرنچ بیان۔ پیرس۔ آج سہ پہر کی مراسلت مظہر ہے کہ کل کوئی اہم جنگ وقوع میں نہیں آئی۔ شمال میں گولہ باری بھی ایسی شدید نہ تھی۔ نہ ہم پر پیدل سپاہ ہی حملہ آور ہوئی۔ سمی میں دشمن نے ناکام حملہ کیا۔ سوئیٹ کے مغرب میں ہم نے ترقی کی۔ ارگون داور لورین واسگس میں سکون رہا۔ بہت برف پڑی ہے۔ خصوصاً واسگس کی بلندی پر زیادہ برف باری ہوئی

جہاز بلورک کی تباہی۔ بلورک کے حادثہ کو اتفاقیہ مادہ آتشگیر کے مشتعل ہو جانے منسوب کیا جاتا ہے یہ سانحہ گولہ بارود کے بار کرتے وقت ہوا۔

ہندوستان کی تازہ خبریں

جناب خواجہ صاحب ۲۸ نومبر کو وارد لاہور ہوئے اور ۲۹ کو اسی روز آپنے بیڑے کے متعلق دلچسپ تقریر کی بعد اشاعت اسلام کالج کا افتتاح کیا۔

اس ایس راجپال کمپنی لمیٹڈ بھی لکویڈیشن میں آئی مسٹر چمنلال اور ایس رجپال انزیری لکویڈیٹر مقرر ہوئے

چین میں تبت کے متعلق پھر کچھ سازش ہونیکا شبہ گرم ہے ۷ نومبر کو ایک چینی افسر مقام خان آیا کچھ شرطیں بھی پیش کر گیا ہے۔

حضور وائسرائے بہادر نے بمبئی جانیکا ارادہ ترک کر دیا ہے جنگ یوروپ نے ایک عالم میں تفکرات بڑھا دی ہے۔

پنجاب گورنمنٹ اپر چناب کنال کی غیر مستعمل اراضیات فروخت کریگی۔ ۵۔ جنوری ۱۹۱۵ء کو شرقپور میں اور ۷ کو لائلپور میں نیلام ہوگا۔

کرنل بشندا س رائے بہادر ریاست جموں کشمیر کے ہوم منسٹر مقرر کئے گئے۔ بجائے مسٹر اے متلا متوفی کے۔

لاٹ صاحب پنجاب۔ ۳۰ کو لاہور سے روانہ دورہ ہو کر یکم دسمبر شیخوپورہ ۲ چنار۔ ۳ خانقاہ ڈوگراں ۴ حافظ آباد ۶ سیالکوٹ ۹ پسرور۔ ۱۰۔ ڈسکہ ۱۱ گوجرانوالہ اور ۱۴۔ دسمبر کے روز روتق افروز لاہور ہونگے۔

خاندان ٹوانہ کے نواب ملک خدا بخش خان آنریری کپتان ملک سبازخان رسالدار میجر ملک محمد حیات خان۔ اور ملک شیر محمد خان نے ۱ دادوفاداری میں ۱۰۰۰ اور ۲ صد انفنٹری کی مدد پیش گورنمنٹ عالیہ کی۔

جالندھر بنک لمیٹڈ۔ اور ورلڈ بنک لمیٹڈ امرتسر اپنے انتظام کے لئے پرائیویٹ طور پر لکویڈیٹر مقرر کرنا چاہتے ہیں۔

جہلم کے دیہات میں ٹھیکری پہرہ کی بدولت وارداتیں کم ہیں دراصل وجہ کمی پٹھان مزدوروں کا رخصت ہونا ہے۔

کلکتہ میں بم کی وارداتیں۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ کچھ دیر کے بعد کلکتہ میں پھر بم کے واقعات تازہ ہونے لگے ہیں۔ اور پچھلے ہفتہ بڑا بازار پور کے حادثہ بم کے بعد کلکتہ میں سی۔ آئی۔ ای۔ ڈی کے بعض افسروں پر بارہ کے ایک کمرہ میں ۵ نومبر کو دو بم پھینکے گئے ہیں۔ کہ جسنے دو آدمی مر گئے ہیں اور دو سخت زخمی ہوئے ہیں۔ پچھلے دنوں کی بم کی خاموشی سے غالب خیال یہ پیدا ہوا تھا کہ بم پھینکنے والوں نے بھی جنگ کی وجہ سے بالفعل خاموشی اختیار کی ہے۔ واقعی کلکتہ میں بم پھینکنے والی سازش بہت زبردست اور بہت گہری ہے اور ایسے ہی سی ڈی کی زیادہ گہری اور مجتمع توجہ کی ضرورت ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

اخبار نور قادیان

مؤرخہ ۳ - دسمبر ۱۹۱۴ء

سالانہ جلسہ سر پر آگیا!

"دنیا میں سب سے پہلے اللہ اکبر کا نعرہ کس نے بلند کیا"

کے مفید ترین مضمون کا سلسلہ اخبار میں شروع تھا۔ جس کو دوست دشمن کمال عزت کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے اور کوئی بھی شخص اس امر کا روادار نہ تھا کہ اس سلسلہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مضمون شروع کیا جائے۔ مگر سالانہ جلسہ کا مضمون اس سلسلہ مضمون کی نسبت میرے نزدیک بہت ہی زیادہ ضروری ہے۔ اس لئے مجبوراً ابکی دفعہ اس پہلے مضمون کی جگہ سالانہ جلسہ کے متعلق لیڈر لکھا جاتا ہے۔ آئندہ ہفتہ سے انشاء اللہ تعالیٰ پھر اسی مضمون کا سلسلہ باقاعدہ شروع کیا جائیگا!!

جلسہ میں صرف ۲۰ روز باقی رہ گئے ہیں دوستوں کو چاہیئے کہ جلسہ کیلئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دیں۔ سالانہ اجتماع قومی سپرٹ کے قیام اور پائیداری کا ایک بیظیر نسخہ ہے۔ سالانہ جلسہ میں دور دراز سے بھائی آپس میں ملتے اور قومی بہتری اور بہبودی کے لئے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا ہے۔ اخوت برادرانہ ترقی کرتی ہے۔ سال میں دور دراز کے بھائیوں کا ایک جگہ جمع ہونا گویا رشتہ اخوت کو ایک مرکز پر لانا ہے۔ اتفاق کی تعلیم جتنی اسلام میں پائی جاتی ہے ہم ایسی تاکید اور کسی مذہب میں نہیں دیکھتے۔ مگر بدوں اجتماع کے اتفاق کا رہنا مشکل اور قطعی مشکل ہے اور اقوام کے سالانہ جلسے بڑی شد و مد سے ہوتے ہیں حالانکہ ان کے مذہب میں اتفاق اور یگانگت کی وہ تاکید نہیں ہے جو اسلام نے ہماری گردنوں پر رکھی ہے اور مذاہب کے سالانہ جلسوں میں ۶ اور ۵ روپیہ داخلہ کی فیس مقرر ہوتی ہے مگر لوگوں کی لگن کو دیکھئے کہ وہ ۶ اور پانچ روپیہ داخلہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دیوانہ وار پروانوں کیطرح اپنے جلسے کی شمع پر دوڑے چلے آتے ہیں۔ اور نہ صرف ۵ اور ۶ روپیہ داخلہ کی فیس ادا کرتے ہیں بلکہ آپ حیران ہونگے کہ سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ ایک ایک شخص اپنے قومی جلسوں میں چندہ دیدیتا ہے پچھلی دفعہ سکھوں کے سالانہ جلسہ میں بعض شخص امریکہ سے بطور ڈیلی گیٹ شامل ہوئے۔ پچھلے سال ایک قوم کے جلسہ میں چندہ کی مقدار لاکھ روپیہ تک پہونچگئی تھی وعدوں کا اضافہ الگ۔ اب دیکھئے یہ اس قوم کا حال ہے۔ جسکی نظر دنیا کی خویصوتی تک ہی محدود ہے تو بھلا پھر ہم لوگ جنکی نظریں عاقبت پر گڑی ہوئی ہیں اور جنکے سامنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ماٹو زیر مشق ہے اور جنہوں نے ایک نہیں دو نہیں تین خدا کے برگزیدوں کے ہاتھ پر اس عظیم الشان ذمہ داری کا عہد کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے تو بھلا ہمارے سامنے دین کیلئے دنیا کو قربان کر دینا کونسی بڑی بات ہے۔ سالانہ اجتماع جو دین کا سب سے شاندار اور ضروری جزو ہے ہمیں تو قعہ رکھنی چاہیئے۔ کہ ہمارے سب دوست اپنے تمام دنیوی ضروری سے ضروری کاموں کو بھی پس پشت ڈالکر اس پاک اجتماع میں نہ صرف خود ہی حصہ لینگے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی اس مقدس تقریب میں شامل کر کے ثواب دارین کے وارث بنینگے۔

ہر ایک احمدی اس امر سے بخوبی آگاہ ہوگا کہ پچھلے سال ہماری قوم میں ایک عظیم زلزلہ آیا جس نے بڑے بڑے جری لوگوں کے بھی دل ہلا دیئے۔ اور ابھی تک بھی بعض بہی خواہان ملت کو کلیجوں پر درد کی چوٹیں ضرور پڑ رہی ہوں گی۔ بہادر قوم جس نے دنیا میں کچھ کر کے دکھلانا ہوتا ہے انہیں یہ ابتلا کی چوٹیں اور زیادہ مضبوط بنا دیتی ہیں۔ مضبوطی کے لئے چوٹوں کا ہونا ضروری ہے۔ گھمار اگر برتنوں پر چوٹیں نہ لگائے تو وہ کبھی پختہ اور مکمل طور سے درست نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنی برگزیدہ قوم کو ایسے زلزلوں سے مضبوط بناتا اور انکی کمزوریوں کو الگ کر دیتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ احمدی قوم اپنے حال قال سے لوگوں پر یہ ثابت کر دیگی کہ اس کے بانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ان کے سینوں میں ایسی چنگاریاں رکھ دی ہیں جو انہیں ہر ابتلاء میں مضبوط بنا کر آگے بڑھنے کیلئے بیچین کرتی ہیں۔ اور ہر ایک ابتلاء میں انکا قدم آگے ہی رہتا ہے۔ ابتلاء ہمیشہ قوموں کو مضبوط کرنے کے لئے آتے ہیں۔ کیا تم نہیں جانتے؟ کہ سونا کٹھالی میں اسلئے گھنتے ہیں کہ وہ میل کچیل سے پاک ہو کر کندن ہو جائے۔ کیا تم اس سے ناواقف ہو کہ لوہے کا فولاد بننے کے لئے بھٹی میں پڑنا ضروری ہے۔ کیا تم نے کبھی خزاں کا موسم نہیں دیکھا۔ جو ہر سال تمہاری آنکھوں سے گزرتا ہے۔ کیا تم نے خزاں کے موسم میں نیچر پر اداسی کا نظارہ نہیں دیکھا۔ خزاں اگر درختوں پر وحشت نہ لائے اور وہ اپنے بدن پر پھبوتی نہ ملیں تو انہیں موسم بہار دیکھنا اور اپنے آپ کو لہلہاتے ہوئے پھلوں اور پھولوں سے لدا ہوا پانا کبھی اور ہرگز ہرگز نصیب نہ ہو۔ کیا تم قرآن کریم کے اس سنہری اصول سے ناواقف ہو۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

دوستوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیوانوں کی طرح قدم ملیں تاکہ انپر باب رحمت وا کیا جاوے۔ خدا کی رضا جوئی حاصل کرنیکے کے لئے اپنی تمام خواہشات کو قربان کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان برگزیدہ نے یہ سالانہ اجتماع ہماری بہتری اور بہبودی کے لئے قائم کیا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اسکی قدر کریں اور اس پاک اجتماع میں خود ہی شامل بلکہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ تمام بھائیوں کا ایک جگہ جمع ہونا خدا کے برگزیدہ کے پیچھے نماز پڑھنا کیا یہ کم خوبی اور ثواب ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ اس عظیم جماعت میں کسقدر صلحاء اور نیک ہوں گے اور کون جان سکتا ہے کہ انکی دردبھری دعائیں کیا کیا ثمر لا سکتی ہیں۔ اور انکی نیک اللہ بار دعائیں ہمارے حق میں کیسی مفید اور سرسبز ثابت ہو سکتی ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے کلمات طیبات جو ہمارے دلوں سے پاپ دور کرنے کے لئے آبحیات سے کم نہیں ایک ایک لفظ موتیوں کے مول بھی سستا نہیں ہیں اگر ہم تمام نیچر اور کائنات کو بھی قربان کر دیں تو بزرگوں کے کلمات طیبات کہاں نصیب ہو سکتے ہیں۔ تو کیا اگر دو چار یا دس بیس روپیہ کے کرایہ کے خرچ کے بعد ہمیں یہ بے بہا کلمات طیبات مل جائیں جسمیں ہماری دین و دنیا کی بہتری اور بہبودی ہے۔ تو بتلاؤ تم میں سے کون ہے جو دو یا چار چھلڑوں کی پرواہ کرے۔ روپیہ کیا ہے؟ ہاتھوں کی میل۔ تم نے دنیا میں ہزاروں کمائے۔ تمہارے پاس کئی روپے آوینگے اور کئی جائینگے۔ مگر نہیں نصیب ہونگے تو یہ کلمات طیبات۔ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا۔ جو اس سالانہ اجتماع میں کلمات طیبات کے حاصل کرنے کے لئے دو چار روپیہ کی پرواہ کرے۔ پیارو یہ بتلانے کی ضرورت نہیں ہے کہ لنگر خانہ بہت مقروض ہے۔ اسی طرح کے سالانہ دوسری مدات بھی قریب قریب خالی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ لنگر خانہ کو اور دوسری مدات کو قرضہ کے بوجھ سے سبکدوش کر دیں۔ احمدی دوستوں کو چندوں کے تحریک کرنا سورج کو چراغ دکھلانا ہے۔ وہ مٹھی بھر قوم جس نے اپنی تھوڑی سی توجہ سے عظیم الشان سکولوں اور بے نظیر بلڈنگس بنا دی۔ جس نے اشاعت اسلام کیلئے بڑھ بڑھ کر قدم مارا اس کے

KHALSA LIBRARY

سامنے سلسلہ عالیہ کی مختلف مدات کو قرضہ کے بوجھ سے نکالنا کونسا مشکل امر ہے۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے مجھے امید ہے کہ دوست لنگر خانہ اور دوسری مدات کو ضرور قرضہ کے بوجھ سے نجات دلائیں گے۔

خاکسار ایڈیٹر نور ہر سالانہ جلسہ پر چند مفید اور ضروری تحریکیں دوستوں کے سامنے رکھا کرتا ہے۔ مضائقہ نہیں کوئی اس پر کان دھرے۔ یا نہ دھرے ہمیں اپنا فرض ادا کرنا ہے۔

(۱) سالانہ جلسہ کا پلیٹ فارم ہمیشہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کی زر خرید جایداد رہا ہے۔ حالانکہ بفضل ایزدی ہماری قوم میں اچھے سے اچھے بولنے والے موجود ہیں۔ سالانہ جلسہ کے یہاں اور اغراض ہیں۔ وہاں کمی ایک لیکچراروں کا پیدا کرنا بھی ہے امید کہ اب کی دفعہ اس خود غرض اصول کو توڑنے کی کوشش کی جائیگی۔ یہ کوئی مت سمجھے کہ محمد یوسف کو کوئی خواہش ہے۔ بفضل ایزدی کوئی مہینہ نہیں جاتا۔ جب باہر سے ایک دو درخواستیں میرے پاس نہ آجاتی ہوں۔ اب بھی چھ درخواستیں آئی پڑی ہیں مگر خاکی امیدات نے مجھے جانے نہیں دیا۔ میرے دل میں نہ شوق نہ خواہش۔ ایک اصول کی بات جو کان میں ڈالی گئی۔ باقی رہی بدظنی سو اس کا علاج تو لقمان کے پاس بھی نہ تھا۔

(۲) یوپی میں اشاعت اسلام کا دائرہ وسیع و تاں رام سنگھ اور بھوپ سنگھ اسماء والے مسلمانوں کی کمی نہیں۔ آریہ سماج کی شدھی کے پرچارک اور مسیح مذہب کے سناد اس علاقہ میں گشت لگا رہے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس علاقہ میں تبلیغ کیلئے خصوصیت سے انتظام فرمادیں تا حال اس طرف ہمنے بہت ہی کم توجہ کی ہے

(۳) چندوں کی باقاعدہ ادائیگی تاکہ بعض قومی کاموں کی انجام دہی کیلئے جو ایک یا دوسرے رنگ میں دیر ہو جاتی ہے۔ یہہ رکاوٹ اور تردد دور ہو جاوے۔

(۴) مدرسہ احمدیہ کو شاندار بنانے کی عملی تجاویز۔ بعض دی مقتدر احباب اپنے لڑکوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرانے کیلئے بھیجیں۔ اس وقت تک سوائے مخدومی مولوی غلام حسن صاحب کے اور کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ مثل مشہور ہے کہ دین ہمیشہ غریبوں کے لئے رہا ہے۔ اسکی عملی مثال اگر کسی نے دیکھنی ہو۔ تو وہ ذرا رواجی اور دینی مدرسوں پر ایک نظر ڈالکر دیکھ لے +

(۵) احمدیوں کو ذات پات کی قیود سے آزاد ہو کر باہمی رشتہ داریوں کو توسیع دیکر اپنے قومی پلیٹ فارم کو بزرگان سلف کا نمونہ بنانا چاہیئے اور اس کے لئے عملی تجاویز سوچنی چاہیئے۔

اگرچہ گاہے گاہے ہماری جماعت میں ایسے رشتے ناطے وغیرہ ہوتے تو رہتے ہیں۔ مگر ان کی تعداد بہت ہی قلیل اقل اور کالعدم کے ماتحت ہے۔ حقیقتاً اس پہلو میں ہم لوگوں نے کوئی نمایاں ترقی نہیں کی +

(۶) نومسلموں کے متعلق سوال کا پہلو ہے اگرچہ ہم لوگ نومسلموں کو مثل دیگر مسلمانوں کے گیدڑ والا پروانہ لکھ کر تو نہیں دیتے مگر پھر بھی ہم نومسلموں کیساتھ کوئی ایسا بہترین سلوک بھی کرنیکو تیار نہیں ہیں جسے دیکھکر قرون اولی کا زمانہ سامنے آجائے اگر زیادہ نہیں تو ایک نووارد کے لئے جو اپنے آبائی مذہب اور خویش و اقارب کو تلانجلی دیکر ہم میں شامل ہوتا ہے۔ اسے اسلامی تعلیم سے واقف کرا کر کم از کم کوئی ہنر سکھانے کے بعد

نیم تن در گوش باشد نیم تن در زندگی

کی حالت سے نکال کر اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونیکے لئے تو آمادہ کر دیں شادی وغیرہ کا سوال تو رہا الگ

بھوجن کا سہنسا پڑا دہن کی سیکھے آس

سکھوں نے قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ کر کے عوام الناس کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کی ہے اور اس کا کل خرچ ایک شخص نے دیا ہے۔ اور سکھ راعظین کو یہ صفت دیا جاتا ہے۔

ہمیں چاہیئے کہ قرآن کریم کا صحیح ترجمہ کر کے گورمکھی دان پبلک کے سامنے رکھکر نہ صرف اس غلط فہمی کو ہی دور کریں بلکہ قرآن کریم کی موعظت تامہ اور الہی گیان کے نور سے عوام الناس کو بھی منور کر دیں۔ اس فرض کی انجام دہی دوسرے لوگوں کی نسبت ہمپر زیادہ سختی سے عاید ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار ایک نہیں دو نہیں بلکہ تین خدا کے برگزیدوں کے ہاتھوں پر کیا ہے۔

(۸) آریہ سماج کی شدھی سبھا اور مکتی فوج کا دل اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا ہے اور چند مسلمان ایک یا دوسری وجہ سے متحرک ہو کر ارتداد کے گڑھے میں جا رہے ہیں۔ گو ابتداءً ہم اس امر کو محسوس نہیں کرتے۔ مگر بعد میں ہم اس کا خمیازہ بہت بڑی طرح چکھیں گے۔ اسلئے لیکچرار ایسے متعین کئے جاویں۔ جو ان امور کا دفعیہ کریں اور مختلف ٹریکٹ لکھ کر لوگوں میں تقسیم کئے جاویں جو سلام کی خوبیوں سے لبریز ہوں۔ امید کہ احمدیہ کانفرنس میں ضرور ہی ان ضروری امور کو لیا جاویگا۔ بعض اور امور پر بھی میں آپ دوستوں کی توجہ کو منعطف کرانا چاہتا ہوں مگر مضمون طوالت پکڑ رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ نمبر میں عرض کرونگا"

اعلان ضروری

(ملک عبد العزیز خان اطلاع دیتے ہیں)

مکانات کے انتظام کے لئے اور دیگر ضروری امور کے لئے جلسہ پر آنیوالے والے مہمانوں کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب جلسہ پر تشریف لانیوالے ہیں۔ وہ اپنی لوکل انجمن کے سکرٹری صاحبان کو اپنا نام لکھا دیں تاکہ وہ ایک فہرست میں آنیوالے مہمانوں کی تعداد سے مجھے اطلاعدیں جس سے انتظام میں سہولیت ہو سکے جہاں کوئی انجمن نہ ہو یا وہ کسی قریب کی انجمن میں اپنا نام درج نہ کرا سکیں وہاں کے آنیوالے احباب براہ راست مجھے اطلاعدیں ممنون ہونگا (خاکسار عبد العزیز منتظم مکانات از قادیان۔ دارالامان ضلع گورداسپور۔

جرمنوں کے خیالی پلاؤ

مسٹر گلیٹسٹون نے فرانسیسی اخبار "لیبوم اہن ہیں" میں چھپوایا ہے کہ کاؤنٹ برنسٹاف جرمن کونسل متعینہ امریکہ نے ایک کلب میں تقریر کرتے ہوئے جرمنی کے وہ وہ شرائط صلح بیان کئے ہیں جو جرمنی فرانس کو زیر کرنیکے بعد فرانس کی گردن پر رکھیگا۔ اور وہ حسب ذیل ہیں۔ (۱) جرمنی سینٹ ویلری سے لیکر لائیو نز تک کل فرانسیسی ملک کا حصہ اپنی سلطنت میں شامل کریگی اس حصہ کی آبادی اس وقت ڈیڑھ کروڑ کے قریب ہے یہ کل ملک کا چوتھائی حصہ سمجھنا چاہیئے۔ (۲) فرانس جرمنی کو ۴۰ کروڑ پاؤنڈ بطور تاوان جنگ ادا کرے۔ (۲۵) سال تک فرانس میں جرمنی کا مال تجارت بلا محصول داخل ہو۔ (۴) فرانس آئندہ ۲۵ سال تک اپنی فوج میں بھرتی نہ کرے۔ (۵) فرانس اپنے تمام ملک کے قلعوں کو یکدم مسمار کرا دے۔ (۶) فرانس جرمن کو ۳۰ لاکھ بندوقیں ۳ ہزار توپیں و ۴۰ ہزار گھوڑے نذر کرے (۷) فرانس اپنے تمام بابر کے مقبوضات معہ الجیریا ٹیونس وغیرہ کو جرمنی کے حوالے کر دے (۸) فرانس میں ۲۵ سال تک جرمنوں کو اپنی اشیاء پیٹنٹ کرانے کا حق حاصل ہو (۹) فرانس روس و انگلستان کی دوستی چھوڑ دے (۱۰) فرانس ۲۵ سال کے لئے جرمنی سے دوستانہ معاہدہ کرے"

بھلا یہ جرمنوں کی شیخ چلی والے خیالی پلاؤ نہیں تو اور کیا ہیں؟"

آریوں میں گریجویٹ اوپدیشک

آریہ سماج میں اپنے مذہب کے لئے ایک خاص لگن پائی جاتی ہے آریہ سماج پہلے ہی لایق و فایق اوپدیشکوں کی کمی نہیں ہے۔ مگر اب پرکاش یہ خبر دیتا ہے کہ ایک نوجوان گریجویٹ نے اپنی زندگی بحیثیت اپدیشک

آریہ سماج کے سپرد کردی ہے مگر دوسری طرف ہم لوگوں کی حالت ہے اول تو مبلغین کی تعداد بہت ہی کم ہے اور جو ہیں بھی وہ بھی ایک یا دوسری وجہ سے ہاتھ پکڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ گریجوئیٹوں کا اضافہ ہونا تو الگ رہا۔ کیا ہمسایہ قوم کی چستی و چالاکی بھی ہماری رگ حمیت میں جوش پیدا نہ کریگی؟

آپ نے اس وقت تک نور کیلئے کس قدر خریدار پیدا کئے؟

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بیجا آوری خدمت پر کمربستہ ہے دوست تو دوست دشمن بھی اس کے معترف ہیں۔ تمام ہندوستان میں نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو آریوں اور سکھوں میں کمال تندہی سے کام کر رہا ہے۔ بفضل ایزدی نور کے ایڈیٹر کو یہ فخر اور بجا فخر حاصل ہے کہ اس نے اپنی غربت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پانچہزار ٹریکٹ اردو اور ہندی وغیرہ میں سکھوں اور آریوں میں مفت تقسیم کئے۔ یہ سچ ہے کہ نور کا ایڈیٹر بہت غریب ہے مگر مذہب اور پیارے اسلام کی صداقت کے لئے اس کا دل بہت فراخ ہے۔ مبارک ہے وہ روپیہ جو پیارے اسلام کی اشاعت پر خرچ ہو۔ مبارک ہے وہ دل جو اسلام پر نثار ہو۔

غرضیکہ بلحاظ مضامین بلحاظ اشاعت اور تبلیغ کے نور فضل ایزدی نور مذہبی اخبارات میں ایک خاص خصوصیت اور امتیاز رکھتا ہے۔ دوست تو دوست دشمن تک بھی اسکے معترف ہیں۔ تو اب سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے ایسے جان نثار سرفروش پرچہ کی مدد کی؟ اگر کی تو آپ نے اس وقت تک نور کیلئے کس قدر خریدار پیدا کئے ہیں؟ اگر نہیں کئے تو آپ کس بات کے منتظر ہیں۔ زیادہ نہیں اگر ہر ایک خریدار ایک ایک دو دو خریدار پیدا کر دے۔ تو پھر نور کی اشاعت کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے۔ ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے سو نور کا کونسا خریدار ہوگا جس کے ایک دو دوست نہ ہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہوں گے جنہیں نور کی خریداری کیلئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے ہمت کیجئے نور اپنے فرض کو جو کھم میں پڑکر بھی پورا کر رہا ہے آپ کس موقعہ کے منتظر ہیں۔

ہندو سبھا کے دو حصے کر دینے کی تجویز

آجکل ہندو اخبارات اس امر پر زور دے رہے ہیں۔ کہ جب کانفرنس میں چونکہ پولیٹیکل معاملات کا دخل کم ہوتا ہے اور آجکل لوگوں کی دلچسپی پولیٹیکل معاملات کیطرف زیادہ منعطف ہوتی ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے یہ سوال ہے کہ اگر پولیٹیکل معاملات کو ہندو سبھا میں انٹروڈیوس کیا گیا تو سرکاری ملازم اس میں حصہ نہیں لے سکیں گے۔ اس لئے عام طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہندو سبھا کے دو حصے کئے جائیں۔ ایک میں پولیٹیکل امور آئے ہوں اور دوسرے میں سوشل اور تعلیمی معاملات طے پائیں۔

منارۃ المسیح کی تکمیل

خدا کے پیارے نے منارۃ المسیح کی بنیاد رکھی۔ وقتاً فوقتاً لوگوں حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور اس منارہ کی تکمیل کب ہوگی تو آپ نے فرمایا۔ کہ آنیوالی جماعت کیلئے بھی ثواب کے واسطے کچھ کام ہونے چاہئیں اب یہ خبر فرحت اثر بیر و نجات میں کمال انبساط کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ جسکی ہر ایک بات سے اولوالعزمی ہویدا ہے۔ آپ رضہ نے ۲۷۔ نومبر بروز جمعہ اس منارہ کی تکمیل کو دردبھری دعاؤں کیساتھ شروع کر دیا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب بہت جلد یہ ضروری کام بھی تکمیل کو پہونچ جائیگا۔ احباب کرام کو اس ضروری کام کیلئے چندہ کی فراہمی کے واسطے جلد متوجہ ہونا چاہیئے۔

KHILAFAT LIBRARY

موسم سرما

کروں تحریر کیا فصل زمستاں کی جو حالت ہے
قلم میں تھرتھری ہاتھوں میں رعشہ ہے بری گت ہے
سیاہی کی بھی جاڑے کی شدت سے یہ صورت ہے
کہ پتھرائے ہوئے دشمن کی چشم بے مروت ہے
مضامین لفظ کے دامن سے منہ اپنا چھپاتے ہیں
کچھ اس شدت کی سردی ہے کہ کاغذ ٹھٹھرے جاتے ہیں
عجب بدلی ہوئی ہے گردش ایام کی صورت
کہ وہ کہرہ ہے سحر میں بھی ہے پیدا شام کی صورت
یہ سقف و بام ہیں یا چرخ نیلی فام کی صورت
کسی صورت نظر آتی نہیں آرام کی صورت
کچھ ایسی آگ میں یہ موسم سردی ہوتی جاتی ہے
کہ جتنا پھونکئے کمبخت ٹھنڈی ہوتی جاتی ہے
جما جاتا ہے خون ایسا روانی تک نہیں دم میں
بنے جاتے ہیں اولے جم کے آنسو چشم پرنم میں
نکلتا ہے دھواں آہ شدہ انفاس پیہم میں
رواج آتش پرستی کا ترقی پر ہے عالم میں
انگیٹھی گود میں ہے ہاتھ میں ہر دم انگیٹھی ہے
مداوا زندگی اب ہے فقط شعلوں کی گرمی ہے
نہ تیزی دھوپ میں ایسی نہ گرمی مہرتاباں میں ؟ ؟ ؟
حرارت کے عوض لرزہ ہے جسم شمع سوزاں میں
پتنگے جل کے ٹھنڈے ہو رہے ہیں بزم جاناں میں
شرار آتش گل پانی، پانی ہیں گلستاں میں
شگوفے ہیں جو سب ٹھٹھرے ہوئے پالے کی دہشت سے
بند ہیں مٹھیاں غنچوں کی بھی سردی کی شدت سے
لحاف اوڑھے ہوئے سوتے ہیں دولتمند پلنگوں پر
ٹپکتے چار سو ہیں نیچی پردے چھپر گھٹ کے
دہکتی آگ آتشداں میں ہے اک ذرا ہٹکے !!!!
پھر ان کے پاس یہ کمبخت سردی کس طرح پھٹکے
مصیبت ہے تو ان آفت کے ماروں پر مصیبت ہے
جنہیں کچھ آگ مل جائے تو دنیا باغ جنت ہے
خدارا ان غریبوں سے تو پوچھو کٹتی ہے کیونکر
نہ جنکے پاس ہے بستر نہ جنکے پاس ہے چادر
اسی صورت سے بیٹھے رہتے ہیں بیچارے وہ شب بھر
بغل میں ہاتھ گھٹنے پیٹ میں ہیں سر ہے گھٹنوں پر
خدا شاہد بڑی مشکل سے ان کی رات کٹتی ہے
جگر ہلتا ہے دم گھٹتا ہے نیند ان کی اچٹتی ہے
اٹھو اے منعمو! آؤ غریبوں کی دعا لیلو!
یہ سودا نقد ہے سرمایہ ملک بقا لیلو!
خدا کے واسطے کچھ توشۂ راہ خدا لیلو!!!!
جو کچھ دنیا میں ہو دیکر اس سے دگنا چوگنا لیلو
اگر کچھ بھی تامل سرد مہری پر نظر ہوگی!
نوائے بر تر مخزوں یقیناً کارگر ہوگی!

(تاج)

(۱) تبدیل پتہ کیلئے نمبر خریداری ضرور بھیجئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف
(۲) سوانح عمری بابا نانک جدید ایڈیشن چھپکر تیار ہے درخواست جلد بھیجئے پہلے درخواست کرنیوالوں سے صرف ۸ مرلے جائینگے اور مابعد ۱۲ مرلے
(۳) نور کیلئے دو دو خریدار جلد پیدا کر دیں۔

نوجوانوں میں دوراندیشی نہیں ہوتی

بیشک نوجوانوں میں کام کیلئے جوش اللہ اللہ ضرور ہوتی ہے مگر ان میں دوراندیشی کا وہ مادہ نہیں پایا جاتا جو ایک سال خوردہ بوڑھے اور تجربہ کار سن رسیدہ میں ہوتا ہے۔ آج سے چار سال پہلے خاکسار اڈیٹر نور نے ترکوں کی حکومت کے متعلق رائے زنی کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ جب تک نوجوان ترکوں کے سر پر کوئی سن رسیدہ اور تجربہ کار بھی خواہ نہ ہو۔ جو اُن کے جوش اور امنگ کو صحیح راستہ پر لگائے تب تک ترقی کے لئے نیا دور کبھی راس نہیں آسکتا۔ افسوس آج ہم کیا دیکھتے ہیں کہ انور پاشا جو اس وقت تمام ٹرکی فوجی طاقت کا مالک۔ اور طلعت بے جس کا اثر تمام حکومتی شعبوں پر حاوی ہے یہ دونوں ہی نوجوان ہیں۔ اور تا حال انکی عمروں نے جوش جوانی سے تجاوز نہیں کیا۔ نوجوانوں کے اندر ہے جوش کا جو کچھ نتیجہ ہونا چاہئے آج ٹرکی اُسے خوب بھگت رہی ہے

ترکی اور یورپ کی دیگر حکومتوں کا مقابلہ

ترکی جسے یورپ کی آزاد آب و ہوا نے بوڑھوں اور تجربہ کاروں کے ہاتھوں سے نکال نوجوانوں کا تختہ مشق بنا رکھا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یورپ کی دیگر دوراندیش سلطنتوں میں ترکوں کی طرح نوجوانوں کا عنصر کام کر رہا ہے۔ یا سال خوردہ زمانہ کے گرم و سرد چشیدہ بوڑھوں کی مدبری کام دے رہی ہے۔ ہم دور کیوں جائیں۔ سب سے پہلے یورپ کی عظیم سلطنت برطانیہ ہی پر نظر ڈالیں۔ وزیر اعظم مسٹر اسکوتھ وزیر خارجیہ سر ایڈورڈ گرے اور وزیر جنگ لارڈ کچنر یہ سب سال خوردہ تجربہ کار اور زمانہ کا گرم و سرد چشیدہ ہیں۔ اسی طرح یورپ کے دیگر بڑی بڑی سلطنتوں کا حال ہے۔ کاش اگر اور نہیں تو ٹرکی نوجوانوں کو یورپ کی دیگر بڑی بڑی سلطنتوں کے ردعمل سے ہی فایدہ اٹھانے تو انہیں آج اس خطرناک راستہ سے نہ گذرنا پڑتا۔

آریہ مذہب کی رسومات کا فیصلہ کرنے والی کمیٹی!

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ بدقسمتی سے آریہ سماج کے اندر اب تک یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ ان کے خاص تیوہار اور رسومات کیا ہیں۔ ہم اس کے متعلق اپنے گذشتہ پرچوں میں مفصل لکھ چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں کہ خاص آریہ تیوہار و رسومات نہ ہونے کے باعث کسقدر گڑبڑ ہو رہی ہے۔ اور پرائیویٹ زندگیوں میں اور گھریلو جیوں میں کمنلاریپن آرہا ہے جسکے باعث ہماری آئندہ نسلیں آریہ نہیں بنتیں۔ خوشی ہے کہ اس نہایت ضروری کام کو بھی اب کے سالانہ جلسہ پر پورا کیا جاویگا۔ اس کام کو عملی شکل دینے کیلئے آریہ سماج لاہور نے آٹھ آریہ پنڈتوں اور دو دانوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ایک مسودہ طیار کریگی۔ جس میں یہ ظاہر کیا جائیگا کہ آریہ سماجیوں کیلئے کونسے تیوہار منانے ضروری ہیں۔ اور خاص خاص رسومات کیا ہیں۔ کمیٹی کے ممبران صاحب حسب ذیل ہیں:۔

(۱) پنڈت بھگت رام جی شاستری ویدتیرتھ (۲) مہاتما ہنسراج جی (۳) پنڈت راجا رام جی۔ (۴) پنڈت نردیو جی شاستری مہا ودیالہ جوالاپور (۵) پنڈت سنت رام جی ویدرتن ویدبھوشن (۶) پنڈت ہنس چندر جی شاستری (۷) لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے (۸) پنڈت اگر یہ منی جی۔

KHILAFAT LIBRARY

اس کمیٹی کے اجلاس ۱۴ نومبر سے گیارہ نومبر تک ایک ہفتہ متواتر ہوتے رہیں گے۔ اور پھر جو مسودہ یہ کمیٹی تیار کریگی۔ وہ اس آریہ کانفرنس میں پیش کیا جاویگا۔ جو آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر ہوگی۔"

کہاں تو آریوں کا یہ شوری اور زمین آسمان کے قلابے ملانا کہ تمام دنیا پر ویدوں کا نام بجیگا۔ اور پھر کہاں یہ بے بسی کہ ابھی تک آرین رسومات بھی مقرر نہیں ہو سکیں۔ اور پھر اس کے تقرر کیلئے وید نہیں! شاستر نہیں! سنو سمرتی سے نہیں۔ بلکہ پنچائت سے فتویٰ طلب کیا جاتا ہے۔ یہ عجیب حالت دیکھکر بے ساختہ زبان سے نکل جاتا ہے ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا۔
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

عیسائی مذہب کس طرح جلدی جلدی ترقی کر رہا ہے

اس امر کے دیکھنے کیلئے کہ عیسائی مذہب کسطرح جلدی جلدی ترقی کر رہا ہے۔ پہلے اس سے ضروری ہے کہ ہم ذرا آج سے سو سال پہلے مسیح مذہب کی حالت پر نظر ڈالیں۔ اسکے بعد ہمیں فوراً معلوم ہو جائیگا۔ کہ سنو سال کے عرصہ میں مسیح مذہب نے کسقدر ترقی کی۔ رائی کا پہاڑ سنا ہوگا تو ہر ایک نے ہوگا۔ اگر اسکی عملی مثال ڈھونڈنی ہو تو ذرا آج سے سو سال قبل مسیح مذہب پر نظر ڈال کر دیکھیں اور پھر موجودہ حالت پر نظر ڈالکر دیکھیں۔ مقابلہ کا خیال سامنے آتے ہی بیساختہ رائی کا پہاڑ زبان سے نکل جائیگا۔ ان امور کے دکھلانے سے ہماری منشاء یہ ہے کہ مذہب کی ترقی اور اشاعت کے لئے شاید ہمارے منجمد خونوں میں بھی حرارت پیدا ہو جائے۔

آج سے سو سال پہلے مسیح مذہب کس حالت میں تھا

۱۔ نہ ایشیا میں مسافر یقہ میں عیسویت کے کام کا دروازہ تھا! ۔ (۲) کلیسیا کو فارن مشنز پر بھروسہ ہی نہ تھا۔ (۳) بت پرست ممالک میں پروٹسٹنٹ مسیحی نہ تھے (۴) ایک سو مشنری باہر جاکر اشاعت کا کام کرتے تھے۔ (۵) بائبل کے ترجمے ۶۵ زبانوں میں تھے۔ (۶) اشاعت عیسویت کے لئے صرف چند ہزار ڈالر جمع ہوئے تھے (۷) میڈیکل مشنری کوئی نہیں تھا۔ (۸) نہ عیسائیوں کے شفا خانے تھے نہ یتیم خانے (۹) کوئی دیسی آدمی مبلغ نہ تھا (۱۰) امریکہ اور دیگر ممالک میں مشنز کا کوئی خیال ہی نہ تھا۔ (۱۱) کوئی عورت کام کرنے والی نہ تھی (۱۲) مشن کا کوئی مطبع نہ تھا۔ (۱۳) مشن کا کوئی اخبار نہ تھا۔

ایک سو سال کے بعد کی حالت

مگر ۱۹۱۴ء میں زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے چنانچہ (۱) مشنری تمام دنیا میں گیہوں کے بیج ہیں (۲) تمام گرجے مشن کے کام میں دلچسپی لیتے ہیں (۳) دو لاکھ سے زیادہ پروٹسٹنٹ غیر ممالک میں ہیں۔ (۴) ۲۰ ہزار مشنری تبلیغ کا کام کرتے ہیں (۵) بائبل کے تراجم ۵۰۰ زبانوں میں ہو گئے ہیں (۶) فارن مشن کا چندہ دو کروڑ پچاس لاکھ ڈالر تک جمع ہے (۷) ہر سال اوسطاً ۲ لاکھ مریضوں کا علاج عیسائی شفا خانوں میں ہوتا ہے (۸) ۴۰۰۰ مشن شفا خانے اور ۵۰۰ یتیم خانے ہیں (۹) چھ سو عورتیں پیغام مسیح کو دوسروں تک پہونچا رہی ہیں (۱۰) ۹۳۰۰ ہزار دیسی تبلیغ کر رہے ہیں (۱۱) ۳۰۰۰۰ کالج اور مدرسے ہیں (۱۲) ایک سو ساٹھ چھاپے خانے ہیں (۱۳) چار سو اخبارات شایع ہوتے ہیں۔ اور کس قدر ترقی ہے۔ جس مذہب میں اس قدر جوان مشنری عورتیں ڈاکٹر اخبارات پریس سکول کالج کام کر رہے ہوں اسکی کامیابی میں کسکو شک ہو سکتا ہے۔"

مسیح مذہب کے ایک فدائی کی لگن

مسیح مذہب میں کیسے کیسے فدائی کام کر رہے ہیں اگر اس کا اندازہ لگانا ہو تو آپ ذرا شملہ کی پہاڑی پر تشریف لی جاویں۔ وہاں آپ کو مسیح مذہب کا عاشق زار مسٹر سٹوکس ملیگا۔ جو مسیح مذہب کی بڑے زور و شور کیساتھ اشاعت میں مشغول ہے۔ وہ جب کبھی اونچی چوٹیوں کی طرف دیکھتا ہے۔ اس کا سینہ جوش سے بھر جاتا ہے اور وہ کہتا ہے "پچاس سال کے بعد جب ان چوٹیوں پر عیسویت کا جھنڈا لہرائیگا اور کوئی اسے اُٹھا نہ سکیگا۔"

مسٹر سٹوکس نے ایک پہاڑن سے شادی کر لی ہے۔ اور پہاڑیوں کیطرح ہی رہتا سہتا ہے۔ وہ فرش پر بیٹھتا ہے اور پہاڑیوں

والی خوراک کھاتا ہے۔ رات ہوتی ہے وہ آگ جلا دیتا ہے پہاڑی لوگ آس پاس آبیٹھتے ہیں اور وہ بائیبل کے قصے سنانے شروع کر دیتا ہے اس طرح خاموشی سے یہ آدمی عیسویت کا پرچار کر رہا ہے۔ اگر آپ شملہ چلے جاویں تو مسٹر سٹوکس کو پہچان نہ سکیں کہ یہ انگریز ہے یا دیسی۔ وہ سگرٹ نہیں پیتا گرتھے کے لمبے لمبے دم لگاتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ مسٹر سٹوکس حقہ اس وجہ سے پیتا ہے کہ لوگ حقہ پینے پاس آبیٹھیں۔ تو وہ گفتگو کے ذریعہ ان کو عیسویت کی تبلیغ کر سکے۔

ہمیں کام کرنیکی کسقدر ضرورت ہے

آپ نے دیکھ لیا کہ مسیحی لوگ کس طرح دیوانہ وار اپنے مذہب کی اشاعت میں مشغول ہیں۔ اور ایک سو سال کے اندر اندر کیسی حیرت انگیز ترقی کی۔ اور کس طرح رائی کا پہاڑ بنا کر دکھا دیا۔ اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہندوستان میں بلحاظ مشنری کے کون زیادہ کامیاب ہو رہا ہے اور اس سے زیادہ اندازہ لگانے کیلئے اگر آپ یہ دیکھنا چاہیں کہ ہندوستان کا آئندہ مذہب کونسا ہوگا۔ تو اس عقدہ کو وا کرنے کے لئے ہمارے ہاتھ میں ایک چابی ہے کہ جس سے ہم یہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں آئندہ کونسا مذہب حاوی ہوگا۔

ہندوستان کا آئندہ مذہب

اس کا جواب صاف ہے کہ آئندہ ہندوستان کا وہی مذہب ہوگا جو یہاں کی چھ کروڑ ادنیٰ اقوام کا مذہب ہوگا۔ آجتک پہلے غلط اصول پر عملدرآمد ہوتا رہا ہے کہ بجائے اقوام ادنیٰ کے اپنی تبلیغ کا سارا زور اونچی اقوام میں خرچ کر دیا جائے۔ حالانکہ بنیاد نچلے حصہ کا ہی نام ہوتا ہے۔ کوئی شخص بدوں بنیاد کے عمارت کھڑی نہیں کر سکتا۔ ہوا دار بالاخانے اور پہاڑوں کی خوبصورت اور دلفریب چوٹیاں۔ یہ سب مضبوط بنیادوں کا ہی کرشمہ ہے۔ اگر پانی کے نچلے حصہ کو گرمی پہونچائی جاوے۔ تو بالائی حصہ خود بخود گرم ہو جاویگا۔ اس وقت اچھوت اقوام میں زیادہ تر عیسائی اور آریہ لوگ اپنا کام کر رہے ہیں مسلمانوں نے اس وقت تک تبلیغ کے اس اہم ترین پہلو کی طرف خیال تک بھی نہیں کیا۔ حالانکہ مذہب اسلام ادنیٰ اقوام میں نسبتاً زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

ادنیٰ اقوام میں کون کون مذہب کام کر رہے ہیں؟

مسیحی لوگ اس وقت ادنیٰ اقوام میں نہایت تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ اور انہیں عیسائی بنا کر چھوڑیں گے بلکہ ان کی تربیت اور تعلیم کا باقاعدہ انتظام کیا جاتا ہے پھر جنہیں ہم خاکروب اور بھنگی کہہ کر ان کے سایہ سے دور بھاگتے ہیں۔ کل ہی وہ عیسائی ہو کر دوسری اور تیسری پشت میں پہونچکر کوئی ہیڈ ماسٹر بنجاتا ہے کوئی ہیڈ کلرک اور کوئی تحصیلدار وغیرہ۔ کل جو لوگ ہمارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے تھے آج ہمیں ان کے سامنے ہاتھ باندھنے پڑتے ہیں۔ آریہ بھی اس امر سے بے پرواہ نہیں ہیں۔ گو آریوں میں عیسایوں ایسی بات نہیں پائی جاتی۔ مگر ادنیٰ اقوام اور آریوں کے سالہا سال اکٹھے رہنے سہنے سے ادنیٰ اقوام عیسائیوں کی نسبت آریوں کی طرف راغب پائی جاتی ہیں۔ آریوں نے ایک دو جگہ ان کے لئے سکول وغیرہ بھی کھولدیئے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

ادنیٰ اقوام میں کونسا مذہب زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے؟

مسیحی مذہب میں ادنیٰ اقوام کے سدھارنے کے لئے خواہ کتنی ہی تڑپ کیوں نہ ہو۔ مگر پھر بھی گورے کالے کا سوال موجود ہے۔ آریوں کی طرف ادنیٰ اقوام خواہ کتنی ہی راغب ہوں یہ صاف ظاہر ہے کہ آریہ لوگ کسی غیر کو ہضم نہیں کر سکتے۔ جب مسلمانوں جیسی رفیع القدر اور عظیم الشان قوم کو مسلمان سے آریہ بنا کر اس کیا تھ رشتہ ناطہ وغیرہ نہیں کر سکتے۔ تو بیچارہ ادنیٰ اقوام کو کب خاطر میں لا سکتے ہیں۔ لہذا یہ بیّن اور واضح امر ہے کہ آریہ صاحبان میں ادنیٰ اقوام کے سدھارنے کے لئے خواہ کتنی ہی تڑپ کیوں نہ ہو۔ مگر یہ ہضم اور جذب نہیں کر سکتے۔ مگر برخلاف اس کے اسلام میں وسعت اور فراخی کا دامن بے پایاں ہے یہ ہر ایک ادنیٰ اور اعلیٰ کو لپیٹنے کے لئے تیار ہے۔ اگر آج بھنگی سے کوئی مسلمان ہو تو ایک پٹھان کو از روئے اصول اپنے ساتھ بٹھلا کر کھلانے میں کچھ عذر نہیں اگر بھنگی سے مسلمان شدہ اپنے آپ میں ایسا تقوی اور طہارت پیدا کرے۔ جیسا اسلام ہر ایک مسلمان کی گردن پر رکھتا ہے۔ تو ایک سید کو بھی بھنگی سے مسلمان شدہ کیساتھ رشتہ ناطہ کرنے میں از روئے اصول کچھ عذر نہیں ہو سکتا۔ ایک بھنگی سے مسلمان شدہ ایک مسلمان شہنشاہ کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ جو تیس پارے قرآن کریم کے ایک شہنشاہ مسلمان کے لئے ہیں وہی ایک چمار اور بھنگی سے مسلمان شدہ کے لئے! یہ واضح اور مبرہن امر ہے کہ بلحاظ مشنری مذہب کے اگر کوئی دھرم اور مذہب ادنیٰ اور اعلیٰ اقوام کو ہضم کر سکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔

ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھنے سے کچھ نہیں ہوگا

صاف ظاہر ہے کہ اس وقت تک اچھوت اقوام کیطرف ہم نے رتی بھر بھی توجہ نہیں کی۔ حالانکہ ان میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ ہندوستان کی ادنیٰ اقوام غلامی اور ذلت بھری نگاہوں کو دیکھتی دیکھتی تنگ آگئی ہیں۔ اب یہ ان لوگوں کی تاک میں کھڑے راہ دیکھ رہے ہیں جو ان لوگوں کو ذلت آفریں حالت سے نکالکر برابری کے حقوق دے۔ سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب ان کے مطالبہ کو پورا نہیں کر سکتا۔ مگر جب تک ہم گھر سے نکلکر شہر شہر اور گاؤں گاؤں اسلام کے بے نظیر اصولوں کی بے نظیر صداقت کا ڈھنڈورہ نہ دیں تب تک ہم کامیاب ہونیکا کسطرح منہ دیکھ سکتے ہیں۔ وقت ہے کہ ہماری انجمنیں کمر ہمت باندھیں اور اپنے واعظین کو ادنیٰ اقوام میں تبلیغ کے لئے بھیجیں۔ بفضل ایزدی کامیابی کا میدان وسیع ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

آریہ سماج اور نکاح ثانی

ایڈیٹر بہارت لکھتا ہے کہ کسی ایک بیوہ عورت نے اپنی خواہشات نفسانی سے تنگ آکر ناجائز ذرائع سے منہ سفید کیا۔ جب بچہ پیدا ہو گیا تو فکر ہوا کہ اب کیا جاوے۔ برادری میں مٹی اڑے گی۔ اور شہر کے بازاروں میں عام چرچا ہوگا۔ لوگ مچھر طعنے دیدیکر جگر چیر کریں گے۔ اس لئے آخر اس نے بچے کو چھاتی پر پتھر رکھکر زمین میں گاڑ دیا۔ معصوم بچے نے ہچکیاں لیں۔ اور ہمیشہ کی نیند سو گیا۔ پولیس کو پتہ لگ گیا۔ اور جب زمین اکھاڑی گئی تو بچہ مر چکا تھا۔ اسپر بہارت لکھتا ہے کہ یہ کیسے شرمناک حالات ہیں۔ افسوس آپ ایک عورت کے مرے پر دوسری اور دوسری کے مرنے پر تیسری عورت سے شادی کرتے ہوئے بھی عورتوں کو مٹی کے بت سمجھ لیتے ہیں۔ جن میں خواہش ہے ہی نہیں۔ کیا یہ اچھی بات نہیں ہے کہ بیوہ کی شادی کے ساتھ شادی کر دیجاوے۔ مگر ہندوؤں کو یہ منظور نہیں ہے کہ وہ بیوہ کی × × شادی کر کے جہاں اپنا آپ بچائے وہاں ہندو قوم میں بھی توحی ترقی کا باعث بنے۔"

ایڈیٹر صاحب بہارت نے یہ بہت عمدہ رائے ظاہر کی ہے اور ہم اسکی دل و جان سے مدد کرتے ہیں۔ مگر کیا آریہ سماج بھی نکاح ثانی کی اجازت دیتا ہے۔ اگر نکاح ثانی آریہ سماج میں صحیح ہے تو نیوگ کی کچھ حقیقت نہیں۔ اگر نیوگ ہے تو نکاح ثانی کی کیا

KUNJBEAT LIBRARY

ہستی نہیں ہم حیران ہیں کہ بھارت کے ایڈیٹر صاحب نے کس نکتہ خیال سے نکاح ثانی کے جواز پر خامہ فرسائی کی ہے۔ کیا ہمارا ہمعصر پھر ذرا وضاحت سے اس پر روشنی ڈالیگا؟

بصرہ کی اہمیت اسلامی نکتہ خیال سے

بصرہ کہ جس پر انگریزی افواج کے قابض ہو جانیکی خبر آئی تھی جسے نور پہلے پرچہ میں درج کر چکا ہے۔ ٹرکی کے مقبوضات عراق عرب کا نہایت اہم مقام اور عراق عرب کی کلید سمجھا جاتا ہے۔ مگر ترکوں کا بلا لڑنے کے اس مقام کو خالی کر دینا بتلاتا ہے۔ کہ یہاں ان کے ڈیفنس کسی یورپین قوم سے مقابلہ کرنیکے لایق نہ ہوں گے ۱۴ھ میں ابرلان کی فتوحات اسلامی کے زمانہ میں حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں عتبہ بن غزوان نے یہاں اسلامی لشکر کیلئے چھاؤنی قایم کی تھی۔ کہ جو شہر بصرہ آباد ہو گیا۔ گو وہ شہر بصرہ شط العرب سے دس گیارہ میل دور تھا اور آج کا شہر عین دریا پر واقعہ ہے۔ بقول ترکی سائیکلوپیڈیا قاموس الاعلام قدیم شہر کے کھنڈرات میں حضرت طلحہ و زبیر رض مشہور صحابہ کے مرقد اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مسجد موجود ہیں۔

بصرہ پانچسو سال تک تو اپنے قدیم مقام پر آباد رہا۔ مگر پھر ویران ہو گیا۔ اور اہالی نے دریا کے کنارے آکر شہر آباد کر لیا۔ دولت امویہ کے زمانہ میں عبید اللہ بن زیاد کی حکومت میں بصرہ میں دو لاکھ کی آبادی تھی اور مدنیت اسلامی کے زمانہ میں ہندوستان سے تجارت کی بہت بڑی منڈی تھی۔ اور ثروت اور تجارت کیساتھ علوم و فنون بھی ترقی رہتے۔ یہاں کے علماء اور ادباء کوفہ سے رقابت کا دعوی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بصرہ سے بڑے بڑے نامور علماء اور نیک بخت بزرگ پیدا ہوئے ہیں۔ حسن بصری اور رابعہ بصری کے واجب الفوت ناموں سے کس مسلمان کے کان آشنا نہیں۔

آریہ سماج کے ایک شہور اوپدیشک کے خیالات

پنڈت اکھلانند جو آریہ سماج میں ایک مشہور لیکچرار ہیں۔ آپ نے رسالہ آریہ درپن میں ایک مضمون دیا ہے جسکا مختصر اقتباس یہ ہے کہ اتھروید میں جیوتش کا پھل (جسکی آریہ سماج تردید کرتا ہے) بھوت نواران۔ منی بندھن وغیرہ مضامین کا ذکر (۲) ویدوں کے پڑھنے کا ادھکار صرف برہمنوں کو ہی ہے۔ دوسروں کو نہیں۔ (حالانکہ آریہ سماج وید کا ادھکار برائی ماترا کے لئے بتلاتا ہے۔ (۳) "یتھے مانو اچم" اس منتر میں جو سننے کا ادھکار سب کو دیا گیا ہے۔ وہ ضروری نہیں بلکہ غیر ضروری ہے چہ خوب) (۴) گورد کل میں ہی گئے ہوئے شودر بالک کا یگیوپویت نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ اُسے وید پڑھنے کی آگیا ہونی چاہیئے (پھر صاف نہیں لکھتے کہ گورد کل میں برہمنوں کا ہی ٹھیکہ ہو) (۵) گورد کل شودروں کیلئے ہے۔ دونوں کیلئے اچھا یہ کل ہے یہ خیالات بالکل سناتنی پنڈتوں کے ہیں۔ آریہ سماج کی نئی نوع کے لئے سیاوات کی ڈینگ کہاں گئی۔

اخبار انگلش میں کی شرارت

اینگلو انڈین اخبار انگلشمین اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں اپنی شرارت کا ثبوت مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کرتا ہے کہ پچھلے ہفتے ایک تار محکمہ اخبارات اور دوسری وزیر ہند کیطرف سے حضور وائسرائے ہند کے نام بدیں مضمون آئی ہے کہ فرانس سے جو کہانیاں ہندوستانی افواج کی بہادری اور جوانمردی کے متعلق موصول ہوئی ہیں ان کا یقین بڑی احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد وہ لکھتا ہے۔ کہ آجتک ہندوستانی دستوں کی بہادری کے متعلق جو کہانیاں میدان جنگ سے موصول ہوئی ہیں وہ غیر ذمہ دار اشخاص کی اختراع ہیں اور بالکل بناوٹی ہیں پھر آگے جاکر یہی ہمعصر گورکھوں کے فوجی ہتھیار ککری پر مضحکہ اڑاتا ہوا لکھتا ہے کہ یہ کوئی ہتھیار نہیں ہے بلکہ ایک گنڈاسا ہوتا ہے۔ اگر انہیں سکھوں کے قومی ہتھیار چکر کی بابت معلوم ہوتا تو وہ یہ کہانیاں بھی ضرور گھڑ کر بھیجتے کہ سکھوں نے اپنے چکروں سے کئی جرمنوں کو ہلاک کیا۔ غرضیکہ اس کوتاہ اندیش اخبار کا یہ آرٹیکل ہندوستانی فوج اور رعایا کے لئے سخت دلشکنی کا باعث ہوا ہے۔ گورنمنٹ عالیہ کو واجب ہے کہ پاؤنیر کیطرح اس کا بھی فوری نوٹس لے تاکہ آئندہ کے لئے یہ ایسی شرارتوں سے باز آئے +

آریوں اور سکھوں کی صلح کی کانفرنس؟

"شیر پنجاب" اس خبر کی اشاعت کے لئے ذمہ دار ہے کہ دیوان بہادر دیوان نریندر ناتھ ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور نے آریوں اور سکھوں کے چند سرکردہ اشخاص کو صلح کی کانفرنس کیلئے مدعو کیا ہے۔ "شیر پنجاب" کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ کانفرنس غالباً لالہ صاحب بہادر کے ایماء سے بلائی گئی ہے۔ ہر ایک بہی خواہ ملک کی یہ خواہش ہے کہ ان ہر دو اقوام میں صلح صفائی ہو جاوے۔ بات بہت ہی معقول ہے کچھ قربانی وہ کریں اور کچھ وہ صلح ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی ہو سکتی ہے۔ اس وقت جبکہ ہر طرف سے صلح اور امن کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ ہمیں ہر طرح سے توقع رکھنی چاہیئے کہ ہر دو اقوام کو صلح کے لئے قربانی کرنے میں کچھ عذر نہیں ہوگا۔

آریوں کا گورمکھی ہفتہ وار اخبار

آریہ ایک باہمت قوم ہے۔ اس کی ہر ایک بات میں علو ہمتی عیان ہے اس وقت آریوں کے ہندی۔ انگریزی۔ اردو میں متعدد اخبارات پائے جاتے ہیں۔ کمی تھی تو صرف گورمکھی پرچہ کی آخر دیدراج دھرم دیو کوی بھوشن نے پنجابی سورما کو جو پہلے کسی وقت ماہوار تھا۔ اب ہفتہ وار کر دیا ہے۔ اس کا پہلا پرچہ کل دفتر نور میں موصول ہوا۔ آریہ نکتہ خیال سے اخبار اچھا ایڈٹ کیا ہوا ہے۔ جس قوم نے دنیا میں کچھ کر کے دکھانا ہوتا ہے۔ اسکی ہر ایک بات میں علو ہمتی کے نشان پائے پائے جاتے ہیں۔ امید کہ آریہ دوست اپنے نئے اخبار کو ہاتھوں ہاتھ لینگے جسنے آریہ سماج کے نکتہ خیال سے ایک سخت ضرورت کو پورا کیا سالانہ قیمت چار

(ملنے کا پتہ منیجر پنجابی سورما لاہور)

مادر چہ خیالم فلک در چہ خیال

اشاعت اسلام کے لئے اس وقت مختلف زبانوں میں ٹریکٹوں اور اخبارات کی ضرورت ہے۔ احمدیہ پریس جسطرح اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا ہے۔ اس کا بہترین اندازہ سوائے احمدی اخبار نویسوں کے اور کون لگا سکتا ہے ہم نے ارادہ کیا کہ گورمکھی دان لوگوں میں تبلیغ کے لئے پریم سندیسہ نامی گورمکھی کا ماہوار رسالہ نکالا جاوے۔ بار ہا اخبار میں اس کا اشتہار دیا گیا۔ مگر دوستوں نے بہت ہی کم توجہ فرمائی۔ آخر ہمیں اس کو کسی دوسرے وقت پر ملتوی کرنا پڑا۔ سکھوں اور آریوں میں تبلیغ کے لئے ہندی اور اردو میں ٹریکٹ لکھے اور تقسیم کئے گئے۔ مگر دوستوں نے اس ضروری کام کی نسبت بھی بہت ہی کم توجہ فرمائی۔ اب ہم کس کو دوش دیں مجبوراً یہی کہنا پڑتا ہے ع

مادر چہ خیالم فلک در چہ خیال

جنگ کے مصارف

انگلستان کے وزیر مال مسٹر لائڈ جارج نے جو انگلستان کا بجٹ پیش کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے چائے پر ٹیکس بڑھانا پڑیگا۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۸۱۴ء میں جو جنگ فرانس اور جرمنی کے درمیان ہوا تھا۔ وہ اگرچہ تھوڑے عرصہ تک رہا تھا۔ پھر بھی اس کا خرچ ۷۷ کروڑ پونڈ ہوا تھا۔ جنگ جنوبی افریقہ میں گریٹ برٹن کو ۱۵۶۰۰۰ ۲۱۱ پونڈ خرچ کرنا پڑا تھا۔ اس سے قومی قرضہ میں ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہو گیا تھا۔ روس جاپان کی جنگ میں جاپان کو ۲۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ کرنا پڑا تھا۔ اور روس کو ۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ ایک شخص کا اندازہ ہے کہ موجودہ جنگ میں تمام طاقتوں کا ایکدن کا خرچ ایک کروڑ پونڈ ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ موجودہ جنگ جب کبھی بند ہوگا۔ روپیہ کی کمی ہو +

Secretary for MISSIONARY WORK TO

حضرت غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نصایح کا ایک ورق

نمبر (۴)

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ ان کو ٹھنڈا پانی پینے کے لئے دیا گیا۔ پیالہ ہاتھ میں لیتے ہی انپر غشی طاری ہوگئی اور پیالہ ہاتھ سے گر پڑا۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو لوگوں نے پوچھا۔ کہ اے ابو سعید کہو کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ مجھے اہل دوزخ کی تمنا یاد آئی۔ کہ وہ اہل جنت کو کہیں گے کہ ہمیں کچھ پانی دو۔

(حدیث شریف صحیح میں وارد ہے کہ پچھلی رات اللہ تعالیٰ آسمان اول پر نزول فرما کر ملائکہ کو خطاب فرماتے ہیں کہ اہل دنیا میں ندا کرو کہ کیا اس وقت کوئی حاجتمند طالب مغفرت بچی توبہ کرنے والا ہماری بارگاہ معلیٰ میں دست بدعا ہے کہ ہم اسکی دعا کو قبول فرماویں)

اے بیٹا! اگر صرف علم کافی ہوتا اور عمل کی حاجت نہ ہوتی تو آوازہ ھل من سایل (کیا کوئی مانگنے والا ہے) ھل من مستغفر (کوئی طلبگار بخشش ہو) ھل من تائب (کوئی توبہ کرنے والا ہے) بے سود سمجھا جاتا۔ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت نے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے عبد اللہ بن عمر کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا وہ اچھا شخص تھا۔ اگر پچھلی رات نماز پڑھا کرتا۔ اور ایک صحابی کو آپ نے فرمایا۔ اے فلاں! رات کو اتنا مت سویا کرو! کیونکہ بہت سونے والے کو قیامت کے دن بے سروسامان پائیگا۔ اے بیٹا! ومن اللیل فتھجد بھ میں وجوب حکم ہے۔ اور آیۂ وبالاسحار ھم یستغفرون میں وجوب شکر ہے اور آیۂ والمستغفرون بالاسحار میں وجوب ذکر کا مفہوم ہے۔ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ثلثۃ اصوات یحبھا اللہ تعالیٰ صوت الدیک وصوت الذی یقرء القرآن وصوت المستغفرین بالاسحار یعنی اللہ تعالیٰ تین آوازوں کو دوست رکھتا ہے۔ مرغ کی آواز کو۔ قرآن شریف پڑھنے والے کی آواز کو۔ اور صبح کے وقت طالب مغفرت کی آواز کو۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قسم کی ہوا پیدا کی ہے۔ جو صبح کے وقت چلتی ہے۔ یہ ہوا ذکر اور استغفار کو اٹھا کر خداوند تعالیٰ کے حضور لے جاتی ہے اور نیز فرمایا کہ اول حصہ رات میں ایک منادی کرنے والا عرش کے نیچے پکارتا ہے۔ سنو! عبادت گذار بھلے لوگ ہیں جو رات کو اٹھتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر ایک اور نصف رات میں آواز دیتا ہے کہ اہل توبہ بھلے لوگ ہیں جو رات کو اٹھتے ہیں اور صبح تک نماز ادا کرتے ہیں۔ اور جب آخر شب ہوتا ہے۔ تو پکارنیوالا یوں پکارتا ہے کہ طالبان مغفرت بھلے لوگ ہیں جو اٹھتے ہیں اور طلب مغفرت کرتے ہیں۔ اور جب آفتاب نکلنے کا وقت آتا ہے تو پکارنے والا یوں پکارتا ہے۔ کیسے برے لوگ ہیں اہل غفلت جو بستروں پر سے اسطرح اٹھتے ہیں۔ جسطرح مردے اپنی قبروں میں سے اٹھتے ہیں۔ اے بیٹا! لضایج لقمان میں وارد ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے بیٹا دیکھ ایسا نہ ہو کہ مرغ سحر تجھ سے زیادہ عقلمند ثابت ہو۔ کیونکہ وہ تو صبح کے وقت یاد الٰہی میں آواز دیتا ہے اور تو سویا ہوتا ہے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎

لقد ھتفت فی جنح لیل حمامۃ
علی افنن وھنا وانی لنائم۔
کذبت وبیت اللہ لو کنت عاشقا۔
لما سبقتنی بالبکاء الحمائم۔

یعنے کبوتر ایک حصہ رات باقی ہوتا ہے کہ درخت کی ٹہنیوں پر بیٹھی آواز کرتی ہے اور میں ابھی مست خواب ہوتا ہوں۔ میرے دعوی سب جھوٹے ہیں۔ بخدا! اگر میں سچا عاشق ہوتا۔ تو کبوتری گریہ میں مجھ سے سبقت نہ لیجاتی۔

عبادت اے بیٹا! علم کا خلاصہ یہ ہے کہ تو معلوم کرے کہ طاعت اور عبادت کیا شے ہے۔ یاد رکھو کہ طاعت اور عبادت سے یہ مراد ہے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کرو اور امر و نواہی میں قول اور فعل دونوں سے۔ یعنی جو کچھ کہ تم کہو یا کرو یا ترک کرو۔ سب کچھ شرع کی پابندی میں ہو۔ مثلاً اگر تم عید کے دن یا ایام تشریق میں یعنے عید قربانی کے بعد گیارہویں بارہویں۔ تیرہویں تاریخ کو روزہ رکھو تو تم گنہگار ہوگے۔ یا تم نماز پڑھو ایسے کپڑے پہنے ہوئے جو کسی سے چھینے ہوئے ہیں۔ تو اگرچہ ظاہر میں عبادت ہوگی۔ مگر تم گناہ کر رہے ہوگے۔

اے بیٹا! تمہارا فایدہ اسی میں ہے کہ تمہارا قول اور فعل موافق شریعت کے ہو۔ اسلئے کہ علم اور فعل جو پیروی شریعت کے بغیر ہو وہ عین گمراہی ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ خلاف شرع بناوٹی باتوں پر جو صوفیائے بیان کریں اعتبار نہ کرو۔ کیونکہ طریقت پر چلنا مجاہدہ اور خواہشات نفس اور حرص و ہوا کو ریاضت کی تکلیف سے چھوڑنے پر مبنی ہے نہ زبانی دعوؤں اور اباطیل پر اور جان لو کہ اگر زبان اور قلب غفلت اور شہوت سے پر ہوں تو یہ علامت بدبختی کی ہے جب تک نفس کو سچے مجاہدہ سے قتل نہ کروگے۔ تمہارا دل معرفت سے محروم رہے گا۔

کیفیات قلب

جو سوال تم نے مجھ سے پوچھے ہیں ان میں سے بعض کا جواب تحریر اور تقریر میں نہیں آسکتا جب تک کہ تمہیں وہ حالت نصیب نہ ہو۔ ان کا بیان کرنا محال ہے۔ کیونکہ وہ حالت ذوقی ہے۔ اور جو چیز ذوقی ہو اسکی تعریف زبان سے پوری نہیں ہوسکتی۔ مثلاً شیرینی اور تلخی کا مزہ معلوم نہیں ہوسکتا۔ جب تک چکھا نہ جائے۔

ایک حکایت ہے کہ ایک نامرد نے اپنے دوست کو لکھا۔ کہ مجھے لذت جماع معلوم کرا دو۔ اس کے دوست نے اس کو جواب میں لکھا کہ پہلے تو میں تجھے نامرد ہی سمجھتا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ تم احمق بھی ہو۔ لذت ذوقی اگر تم میں ہوگی تو معلوم کر سکوگے۔ ورنہ تحریر اور تقریر میں نہیں آسکتی۔

اے بیٹا بعض سایل جو تم نے دریافت کئے ہیں وہ قسم ذوقی میں سے ہیں۔ لیکن بعض جنکا جواب بیان ہو سکتا ہے ان کو میں نے احیاء العلوم میں بیان کیا ہے۔ اور اس جگہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مختصر طور پر ذکر کرتے ہیں

اعتقاد۔ توبہ۔ متابعت شریعت۔ علم ضروری!

اول یہ کہ اعتقاد درست ہو۔ بدعت کا اس میں دخل نہ ہو۔

دوسرا یہ کہ خالص توبہ کرو اور پھر لغزش کی طرف رجوع نہ کرو۔

تیسرا یہ کہ حقداروں کو راضی کرو۔ تاکہ کسی کا حق تمہارے ذمہ نہ رہے۔

چوتھا یہ کہ علم شریعت اسقدر حاصل کرو کہ اسکے ذریعہ احکام خداوندی ادا کر سکو۔ پھر علم آخرت کا سیکھو اسقدر کہ اسکے ذریعہ نجات حاصل ہو۔ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے چار سو استادوں کی خدمت کی۔ اور میں نے چار ہزار حدیثیں پڑھیں۔ پھر ان میں سے ایک حدیث اختیار کی۔ اور اسکے سوا اور سب کو چھوڑ دیا۔ اور اسی ایک میں میں نے نجات کو یقینی سمجھا۔ اس ایک حدیث میں علم اولین و آخرین کو میں نے کافی پایا وہ حدیث شریف یہ ہے:۔

اِعْمَلْ لِدُنْیَاکَ بِقَدْرِ مُقَامِکَ فِیْھَا وَاعْمَلْ لِاٰخِرَتِکَ بِقَدْرِ بَقَائِکَ فِیْھَا وَاعْمَلْ لِلّٰہِ بِقَدْرِ حَاجَتِکَ اِلَیْہِ وَاعْمَلْ لِلنَّارِ بِقَدْرِ صَبْرِکَ عَلَیْھَا۔ یعنے دنیا کیلئے عمل کرو جتنا کہ تم نے اس میں ٹھیرنا ہے اور آخرت کیلئے عمل کرو۔ جتنا کہ تم نے اس میں رہنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کیلئے عمل کرو جسقدر کہ تم اس کے محتاج ہو۔ اور آتش دوزخ کیلئے عمل کرو جسقدر کہ تم اس کے سہار سکو۔

KULLIYAT LIBRARY

نہر سویز

کہنے کو تو اسے نہر کہتے ہیں۔ لیکن در اصل اسکی حیثیت نہروں سے بالکل جدا گانہ ہے۔ ہمارے ملک کی نہروں کا پانی ایک مقام سے دوسرے مقام تک بہتا ہے۔ لیکن سویز کا پانی سمندر کے پانی کی طرح ساقط رہتا ہے۔ حقیقت میں یہ ایک مصنوعی قسم کی آبنائے ہے جو بحیرہ قلزم اور بحیرہ روم میں آبی رشتہ قایم کئے ہوئے ہے۔

اس قسم کی نہروں یا مصنوعی آبناؤں کے ذریعہ دو سمندروں کو ملانے کا طریقہ بہت قدیم ہے۔ اور یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا موجد کون تھا۔ اتنا پتہ چلتا ہے کہ مسیح علیہ السلام سے چھ سو سال قبل یہ طریقہ نہایت چھوٹے پیمانہ پر عمل میں لایا جاتا تھا۔ اور چودہ سو سال رائج رہنے کے بعد معدوم ہو گیا۔ بیرن ڈی ٹاٹ نے اپنی کتاب تذکرہ ترک و تاتار میں جو ۱۷۸۸ء میں چھپی تھی لکھا ہے کہ بحیرہ قلزم و بحیرہ روم کو اس طریق سے ملانے کے لئے ایک تجویز ہوئی تھی اور اس کا ابتدائی کام بھی شروع کر دیا گیا تھا جس کے آثار آجتک موجود ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ دونو بحیروں کی سطح یکساں نہیں یہ قوت فعل میں نہ آسکی۔

نپولین اول کو پھر یہ خیال پیدا ہوا کہ اس تجویز کی تکمیل کیجائے۔ تو اس نے ایک فرانسیسی انجنیر موشیو لیپیری کو اس تجویز کے متعلق رپورٹ پیش کرنے پر مامور کیا۔ موسیو لیپیری کی تفتیش کا کچھ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ اور بالآخر موسیو لیپیس نے اپنی توجہ اس طرف منعطف کی۔ اس زمانہ میں یورپین ملاحوں کا خیال تھا کہ بحیرہ قلزم کا راستہ جہاز رانی کے لئے خطرناک ہے۔ لہذا وہ اپنی ضروریات کے لئے راس امید ہی کے طویل و عریض راستہ پر قانع رہتے۔ اور اپنی سلامتی اس میں خیال کرتے تھے۔ کہ ہندوستان سے مغربی یورپ تک ۱۲۳۷۹ میل کا فاصلہ بچون و چرا طے کر جائیں۔ حالانکہ موجودہ نہر کی بدولت یہ فاصلہ گھٹ کر اب ۷۶۲۸ میل رہ گیا ہے اور اس طرح بحری سفر میں ۳۶ روز کی کفایت ہو گئی ہے۔ ان وجوہ کی بنا پر یہ تجویز کچھ عرصہ تک کھٹائی میں پڑی رہی۔

موسیو لیپیس کی تجویز یہ تھی کہ نہر کے لئے وہ راستہ منتخب کیا جس میں جھیلیں موجود ہوں۔ تاکہ اسکی کھدائی میں آسانی ہو۔ چنانچہ اہل رائے کے مطابق غدیر حامض صغیر طمسہ اور جیل منزلہ نہر میں شامل کر لی گئی۔ موسیو لیپیس ۱۸۴۹ء سے ۱۸۵۴ء تک اپنی اسکیم کو بحث مباحثے کرتے رہے ۱۸۵۴ء میں محمد سعید پاشا نے جو ان دنوں غدیو مصر مقرر ہوئے تھے۔ موسیو مذکور کو طلب کیا۔ تاکہ ان سے مجوزہ نہر کی تعمیر کے مسئلہ پر بحث کی جائے۔ اس ملاقات کا یہ نتیجہ نکلا کہ ۳۰ نومبر ۱۸۵۴ء کو قاہرہ میں ایک حکم صادر ہوا جسکی رو سے موسیو لیپیس کو ایک انتظامی مجلس موسومہ دی یونیورسل سویز کینال کمپنی قایم کرنے کا اختیار دیا گیا۔ ۱۸۵۵ء میں موسیو لیپیس نے خدیو کے نمائندے کی حیثیت سے چند ماہرین فن اور دوسرے معتبرین کو ایک بین الاقوامی کمیشن قایم کرنے اور اسکیم نے علی پہلو پر غور کرنے کے لئے دعوت دی۔ دسمبر ۱۸۵۵ء اور جنوری ۱۸۵۶ء میں اس کمیشن کے اجلاس مصر میں منعقد ہوتے رہے اور اس میں اسکیم کے تمام پہلوؤں پر غور کی گئی آخر یہ قرار پایا کہ نہر کا ایک سرا خلیج پلسیم واقعہ بحیرہ روم تک ہو اور دوسرا شہر سویز واقعہ بحیرہ قلزم تک انگریز انجنیروں کی رائے تھی کہ نہر کی سطح سمندر سے ۲۵ کی بلندی پر بنائی جائے اور دریائے نیل سے پانی لیا جائے۔ دوسرے ملکوں کے انجنیر اس رائے سے اختلاف رکھتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ نہر کی سطح سمندر سے ۲۷ فٹ نیچے کر دی جائے اور اس میں سمندر کے پانی ہی سے کام لیا جائے۔

جون ۱۸۵۶ء میں کمیشن کا اجلاس پیرس میں ہوا اور اس میں انگریز انجنیروں کی رائے مسترد کی گئی۔ اور ابتدائی امور کے طے کرنے میں دو سال صرف ہوئے۔ اس کے بعد موسیو لیپیس نے سرمایہ فراہم کرنا شروع کیا۔ نصف سرمایہ یورپ میں جمع کیا گیا۔ جس کا بیشتر حصہ فرانس سے موصول کیا گیا تھا اور بقیہ نصف خدیو مصر نے بہم پہونچایا۔ کچھ وقت تیاریوں میں مصروف ہوا۔ اور کھدائی کا کام آخر ۱۸۶۰ء سے پہلے شروع نہ ہو سکا۔ نہر سویز کی کمپنی کو بہت سی رعایتیں دی گئیں اور خدیو مصر نے اس بات کا ذمہ لیا کہ وہ نہر کے کام کے لئے جبریہ مزدور بہم پہونچائینگے تفصیلی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ نہر پر ۲۵ ہزار سے ۳۰ ہزار مزدور تک کام کرتے رہے ہیں۔ دو تین سال کے بعد محمد سعید پاشا کا انتقال ہو گیا۔ اور انکی بھائی اسماعیل پاشا نے تمام رعایتوں سے جو ان کے بھائی نے سویز کینال کمپنی کو دے رکھی تھیں دستبرداری اختیار کی اور ۳۹ لاکھ پونڈ کا تاوان ادا کرنا منظور کیا۔ ان کے بعد نہر کا تمام انتظام فرانسیسیوں کے ہاتھ میں رہا۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ نہر کی تیاری میں ۸ کروڑ مکعب گز زمین کھودی گئی۔ مٹی نکالنے کی ۶۰ کلوں اور تیس ہزار مزدوروں سے کام لیا گیا۔ ان لوگوں کی خاطر قاہرہ سے ایک میٹھے پانی کی نہر نکالی گئی۔ جو نہر سویز کے ساتھ ساتھ بہتی ہے۔ اور اس پر بھی کچھ کم لاگت نہیں آئی نہر اور اقتضامی بندرگاہوں پر کل ۲ کروڑ پونڈ صرف ہوئے ہیں۔

نہر کے دونوں سرے پشتوں سے مضبوط بنائے گئے ہیں۔ اور اس کے ایک سرے پر شہر سویز ہے اور دوسرے پر پورٹ سعید اس میں ۴۰۰ فٹ طول اور ۵۰ فٹ عرض کا جہاز چل سکتا ہے۔ اسکی گہرائی مختلف مقامات پر ۲۴ فٹ ہے ۳۲ فٹ تک ہے۔ شہر سویز اور پورٹ سعید کا فاصلہ ۸۸ میل ہے۔ اس میں ۶۶ میل اصلی نہر کا طول ہے ۱۴ میل جھیلوں میں شامل ہیں۔ اور ۸ میل میں کھدائی کی ضرورت نہ تھی کیونکہ وہاں زمین کی سطح سمندر سے کافی پستی پر تھی تو آب پر نہر ۲۷ فٹ ہے۔ نہر میں آج سے چند سال پہلے جہازوں کی آمد و رفت کا اندازہ حسب ذیل نقشہ سے باسانی ہو سکتا ہے۔

سال	جہازوں کی تعداد جو نہر میں سے گذری	جہازوں کا وزن	نہر کے محاصل
۱۸۷۰	۴۸۶	۶۵۴۹۱۵	۲۰۶۲۷۳ پونڈ
۱۸۷۱	۷۶۵	۱۱۴۲۲۰۰	۳۵۹۷۷۵
۱۸۷۲	۱۰۸۲	۱۷۴۴۸۱	۶۵۶۲۰۳
۱۸۷۳	۱۱۷۳	۲۸۵۰۷۲	۹۱۵۸۹۲
۱۸۷۴	۱۲۶۴	۲۴۲۳۶۷۲	۹۹۴۳۷۵
۱۸۷۵	۱۴۹۴	۲۹۴۰۷۰۸	۱۲۰۴۳۸۷
۱۸۸۱	۲۷۲۷	۵۷۹۴۴۰۱	۲۰۵۰۹۷۴
۱۸۹۲	۳۱۹۸	۷۱۲۲۱۲۵	۲۴۲۱۸۳۵
۱۸۸۳	۳۳۰۷	۸۰۵۱۳۰۷	۲۶۳۳۱۲
۱۸۸۴	۳۲۸۴	۸۳۱۹۹۶۷	۲۴۹۵۱۲۴
۱۸۸۵	۳۶۲۴	۸۹۸۵۴۱۱	۲۴۸۸۲۹۷

نہر سویز کی تعمیر سے بحیرہ روم کے ملکوں پر نہایت خوشگوار اثر پڑا ہے اور ان کی تجارت جو پہلے بالکل ماند تھی۔ اب خوب چمک گئی ہے۔ ۱۸۸۲ء میں جہازی کمپنیوں کے مالکوں نے اس نہر کو اپنی ضروریات کے لئے ناکافی خیال کیا۔ اور دوسرے مقامات پر نہر میں کھودنے کی کئی تجویزیں پیش کیگئیں۔ لیکن یہ سب ناکام ثابت ہوئیں اور ۱۸۸۷ء میں فیصلہ کیا گیا کہ نہر کی چوڑائی میں اضافہ کر دیا جائے۔ تاکہ یہ موجودہ ضروریات کو باحسن الوجوہ پورا کر سکے۔

ابتدا میں نہر سویز فرانسیسیوں کی مالی سرپرستی میں تھی لیکن ۱۸۷۵ء میں برطانوی حکومت نے ۱۷۶۶۰۰ حصہ جن کی قیمت ۴۰۷۶۶۲۷ پونڈ تھی۔ خدیو مصر سے خرید لئے اور اس پر برطانوی کو کامل اقتدار حاصل ہو گیا۔ (از زمیندار)

کیا آپ نور کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے؟ ہر ایک خریدار دو دو خریدار اور بنائیں تو نور کی توسیع اشاعت کا سوال آج ہی حل ہو جاتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

ہندی دنیا میں بےنظیر معلومات کا اضافہ

آدھ گرنتھ کی شرح

نمبر (۹)

(سردار گوجر سنگھ صاحب لائلپوری گرنتھی کی قلم سے)

انت کارن کیتے بل لاہے
تانکے انت نہ پائے جاہے
ایہہ انت نہ جانے کوئے
بہتا کہیا بہتا ہوئے
وڈا صاحب اونچا تھاؤں
اونچے اوپر اونچا ناؤں
ایہہ وڈا اونچا ہووے کوئے
جس اونچے کو جانے سوئے
جے وڈ آپ جانے آپ
آپ نانک نہ دیں کرمی دات "

بھاؤ:۔ پروردگار کی صفتوں کی انتہا نہیں۔ اور نہ اس کے وصف کرنے والوں کی کوئی انتہا ہے۔ اسکی مخلوقات اور بخششوں کا بھی انت نہیں۔ اس کے دیکھنے اور سننے کا بھی انت نہیں معلوم ہو سکتا کہ اس کی منظور نظر کیا ہے۔ اس کے تعینات و تشخصات بھی شمار نہیں۔ اس کے اول و آخر کا اندازہ نہیں۔ اسکی انتہا پانے کی بہت لوگوں نے کوشش کی۔ مگر نہیں پائی کسی نے اسکی انتہا۔ اس کی حد آج تک کسی کو بھی معلوم نہیں ہوئی۔ جس قدر اس کی شان میں کثرت سے الفاظ لکھتے ہیں۔ اسی قدر اسکی شان کی کثرت بڑھتی جاتی ہے۔ وہ بڑا صاحب بڑا عالیمقام ہے۔ بلند سے بھی بلند اس کا نام ہے اگر کوئی مثل اس کے رفیع الشان ہووے تو وہ جان لے اس قدر عظیم کو۔ جتنا بڑا وہ آپ ہے وہ آپ ہی جانسکتا ہے دوسرا کوئی نہیں۔ گورو نانک صاحب جی فرماتے ہیں۔ اسکی نظر مرحمت سے اعمال صالحہ اور نجات حاصل ہوتی ہے۔

نوٹ:۔ دیکھئے یہہ قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ ویدوالے ہرگز ہرگز یہہ نہیں مانیں گے کہ اس کی مہر کی نظر سے نجات ملیگی بلکہ وہ تو تمام خوبیاں اپنی ہی سمجھینگے۔ پس اس سے باوا صاحب کا مذہب سمجھ لو کہ باوا صاحب کس مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔

پوڑی (۲۴)

بہتا کرم لکھیا نہ جائے
وڈا داتا تل نہ تمائے
کیتے منگیں جودھ اپار
کیتیاں گنت نہیں وچار
کیتے کھپ تیہ وکار
کیتے مورکھ کھانہی کھانہہ
کیتیا دکھ بھوکہہ صد مار
ایہہ بھی دات تیری داتار۔
بندھ خلاصی بھانے ہوئے
ہور آکھ نہ سکے کے کئی کے
جے کو کھائے مکھ آکھن پانہہ
اوہ جانے جیتیاں منہ کھانہہ
آپے جانے آپے دے
آپے سب کے نئی کے
جس نوں بخشیں صفت صلاح
نانک بادشاہی بادشاہ "

بھاؤ:۔ پروردگار کے کرم اس قدر کثیر ہیں کہ ہم ان کو پورا پورا تحریر نہیں کر سکتے۔ وہ ایسا بڑا کریم ہے کہ ذرا بھی تلخ نہیں ہوتا۔ بہت مانگتے ہیں۔ اس سے پوری پوری شجاعت کی طاقت کو۔ بیشمار لوگ اپنی اپنی حاجتیں مانگ رہے ہیں۔ جنکی گنت و شمار نہیں کر سکتے۔ بیشمار لذات دنیوی میں پھنسکر ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ بیشمار بخششیں کھانے کھانے منکر ہو جاتے ہیں۔ اسکی ذات بابرکات ہے۔ بہت سے بیوقوف کہا کہا کر سیر نہیں ہوتے۔ بیشمار بھوک و رنج کی حالت میں مبتلا ہے۔ پھر بھی پروردگار کا فضل شامل حال ہے۔ نجات پروردگار کے حکم سے ظہور میں آتی ہے۔ کسی شخص کو اس بارہیں دم مارنیکی طاقت نہیں ہے اگر کوئی بیوقوف ان بھیدوں کے حل کرنیکی کوشش کرے۔ اور اپنی ناقص سیاہیوں کا ہی اندازہ لگا سکتا ہے۔ پروردگار ہی تمام عالم کی حاجتوں کو جانتا ہے اور آپ ہی روا کرتا ہے۔ سب کچھ پروردگار کے قبضہ و تصرف میں ہے۔ جس کو صفت صلاحیت بخشتا ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ وہی بادشاہوں کا بادشاہ بنجاتا ہے۔

پوڑی (۲۵)

اتل گنن اتل وا پار
اتل وا پارے اتل بھنڈار
اتل آئے اتل لے جانہہ
اتل بجائے اتل سمائے
اتل دھرم اتل دیوان
اتل تول اتل پروان
اتل بخشش اتل نشان
اتل کرم اتل فرمان
اتلو اتل آکھیا نہ جائے
آکھ آکھ رہے بولائے
اکھیں دید پاٹھہ پران
اکھیں پرہیں کریں وکھیان
اکھیں بوند انکھیں اند
اکھیں گوبی تے گوبند
اکھیں ایشور اکھیں سدھ
اکھیں کیتے کیتے بدھ
اکھیں دانو اکھیں دیو
اکھیں سر نر من جن سیو
کیتے اکھیں پاٹھہ
کیتے کھ اٹھ جانہہ
ایتے کیتے ہور کرے۔
تاں آکھ نہ سکے اکے ٹئی کے
جے وڈ بھاوے تے وڈ ہوئے
نانک جائے سچا سوئے
جیکو آکھے بول بگاڑ
تاں لکھئے سر گنواراں گنوار "

بھاؤ:۔ بے بہا پروردگار کی صفت ہیں اور بے بہا پیوپار ہیں۔ بے بہا تیرے سودا گر ہیں بے بہا تیرے خزانے ہیں۔ اعمال حسنہ انمول ملتے ہیں۔ اور انمول ہی دوسروں کو دیئے جاتے ہیں۔ بے بہا تیرے نرخ اور وقت ہیں۔ بے بہا تیری عدالتیں اور کچہریاں ہیں۔ بے بہا تیرے وزن اور مقدار ہیں بے بہا بخششیں ہیں اور بے بہا نشان۔ بے بہا تیرے کرم۔ اور بے بہا تیرے حکم ہیں۔ بے بہا کہکر بھی کلام کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ جس نے بھی بے بہا گنوں کے مول جاننے کی کوشش کی ہے لیکن سمادھی میں ہی مست رہکر چلا گیا اور مول نہ پا سکے وید پاٹھی اور پوران پاٹھی بھی پروردگار کے گنوں کا مول نہ پا سکے۔ پڑھے ہوئے لیکچرار۔ برہما سلوراندر۔ گوپیاں اور گوبند۔ ایشور۔ اور سدھ۔ اینک بدھیوان۔ عارف اور فرشتے۔ رشی۔ منی۔ انسان تیرے راز کو نہ پا سکے

نوریک ڈیو کی نہایت ہی مفید کتابیں۔

سوامنگلا مذہبی دلچسپ ناول ہے جس میں ارواح اور مادہ کی ازلیت و ابدیت کا رد تناسخ کی نوعیت اور اس کی خوفناک سزاؤں اور شرمناک سوشرمناک نتائج کو کمال دلسوزی پیرایہ میں دکھایا گیا ہے بہت جلدیں ہاتھوں ہاتھ اڑ گئیں صرف جلدیں باقی رہ گئی ہیں قیمت ۱۲ر

آریہ دھرم کا پول:۔ آریہ دھرم کا پول نہیں بلکہ آرین شاستروں اور ویدوں کے ڈھول کا پول ہے جسکی خوبی بڑھنے پر منحصر ہے قیمت ۱ر

معیار صداقت۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشتانند کے ۱۴ سوالات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے جسکو سوامی درشتانند بھی دیکھکر دم بخود ہو گئے تھے۔ قیمت ۱ر

دلنشین۔ حضرت اقدس کی مکمل نظمیں اردو اور فارسی کو جمع کر کے پاکٹ سائز میں چھاپا گیا ہے۔ جلد نفیس لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱۲ر

جھوک مہدی والی۔ مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

بھارت برکش۔ ایک منہ پھٹ آریہ کے سوالات کا دندان شکن جواب جس نے اسلام اور بانیٔ اسلام پر محض جھوٹے ناپاک الزام لگا کر اہل اسلام کی سخت دلآزاری اور توہین کی ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو نہایت ہی پسند فرمایا قیمت ۸ر

اتمام الصلوٰۃ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ایک نئی مسلم سرار کی تصنیف ہے۔ جسمیں نماز کے ہر پہلو پر نہایت وضاحت سے بحث کیگئی ہے نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت ۲ر

قرآن کریم کے مکمل نوٹ۔ خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی قرآندانی ایک مسلمہ بہی احمدی غیر احمدی اقوام حتی کہ آریہ اور عیسائی تک بھی آپ تبحر علم کے قایل تھے۔ کے درس سے یہ قرآن کریم کے مکمل نوٹ شروع سے آخر تک چھپوائے گئے ہیں قیمت صرف اللعما

ضرورت زمانہ۔ جس میں آریوں اور عیسائیوں کے اکھیدہ اعتراض کا جواب دیا گیا ہے لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۸ر

رنگین قطعات۔ حضرت اقدس کے اشعار کو لطیف و رنگین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے مومن کی نشست گاہ کیلئے اعلیٰ درجہ کا کام دیتا ہے قیمت فی عدد ۱ر (مینیجر نور قادیان)

عبدالکریم اینڈ کو کول مرچنٹ جھریا۔ ای ڈی آر ریلوے مذکورہ بالا کمپنی سے پتھر کا ہر قسم کا کوئلہ سپلائی ہوتا ہے۔ جن صاحبان کو ضرورت ہو آرڈر روانہ فرما کر مشکور فرماویں خصوصاً احمدی جماعت جو پتھر کا کوئلہ خرید کرتے ہیں اس احمدی کمپنی کیطرف توجہ فرماویں عبدالکریم کول مرچنٹ۔ ای ڈی آر ریلوے۔

پرانا سوزاک

سوزاک پرانا ہو جانے پیشاب میں جلن نہیں ہوتی لیکن کبھی کبھی چنگ پیدا ہوتی ہے پیشاب بے گرہ ہوتا ہے۔ اور مواد تھوڑا تھوڑا گرتا ہے ایسی حالت میں پرانے سوزاک کی دوا استعمال کرنی چاہیئے اگر علاج نہ کیا جائے تو زندگی وبال جان ہو جاتی ہے

قیمت فی شیشی بیہ محصول ڈاک ۵ر

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں کونین نہیں ہے جہاں بار بار کونین میں ملی ہوئی دوائیاں کھانے پر بھی بخار نہ جاتا ہو۔ یہ گولیاں ایسی ہی حالت کیلئے بنی ہیں سلسکے استعمال سے پرانا ملیریا فوراً دفع ہو جاتا ہے قیمت ۲۴ گولیوں کی ڈبیہ ۸ر محصول ڈاک ۵ر

KHILAFAT LIBRARY

جلدی امراض کی دوا

یہ تیل کئی ایک دیسی اور ولایتی اسپتالوں کی تجربہ کی ہوئی ادویات ملا کر بنا ہے اس سے ہر ایک قسم کی آتشک جیسے خارشت چاجن وغیرہ دفع ہو جاتے ہیں۔ اور اگر خون خراب ہو گیا ہو تو ہمارا سالہ جسکی قیمت ۴ر ہے پینا چاہیئے

قیمت جلدی بیماری کی دوا ۸ر محصول ڈاک ۵ر

زخمون کا مرہم

یہ مرہم ہر ایک قسم کے زخموں کیلئے ہے۔ اس سے کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں بدبو جاتی رہتی ہے اور زخم صاف ہو کر جلد بھر جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۵ر محصول ڈاک ۵ر

ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے ملیں گی۔ ورنہ براہ راست کارخانہ سے طلب فرماویں۔

مریم عیسیٰ کیا ہے؟

ایک نادر نسخہ ہے جسے ہر زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا اسکی عمدہ تاثیر کو بلا اختلاف تسلیم کیا ہے تم بھی ضرور آزماؤ۔ کیونکہ یہ مرہم ایک بزرگ نبی کی یادگار ہے ہر قسم کے زخموں جراحتوں جوکوں جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے زہریلے پھوڑے پھنسیوں ناسوروں ورموں اور خنازیر سرطان طاعون۔ گہاؤ گنج۔ خارش بواسیر جانوروں کے کاٹے جل جانے وغیرہ کیلئے خصوصیت کیساتھ شفا اور لاثانی علاج ہے

قیمت ڈبیہ حوزہ ۱۲ اسکلاں ۱ر علاوہ محصول

روغن کافوری مندرجہ ذیل امراض کیلئے مفید بسریع التاثیر اکسیر المجرب اور حکمی علاج ہے۔ ہیضہ اسہال ہر قسم کے متلی پیچش نکسیر بت معمولی بخار خسرہ چیچک بہار کی۔ چھپاکی۔ خناق نزلہ زکام۔ گلا پکنا۔ موڑوں سے خون بہنا۔ پھولنا۔ ڈلڑہ درد۔ درد پیٹ جوڑوں کا درد خارش یا چہری سے کٹ جانا۔ مچھر۔ مکھی زنبور وغیرہ جانوروں کا کاٹ لینا۔ حرقت البول سوزش مثانہ بواسیر خونی۔ درد بائی یا عصبی جل جانا یا چھالے پڑنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

جو صاحب آزمائینگے انشاء اللہ تصدیق فرمائیں گے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ

(مرہم عیسیٰ و روغن کافور کے ملنے کا پتہ:۔)

(مینیجر نور قادیان دارالامان)

سچے کو ہمیشہ راحت ہے

طلائے زرین اس کے استعمال سے قوۃ باہ امساک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزوری نہیں ہوتی۔ بیش قیمت طلا ہم آزمایشاً ایک سیشی ۸ر کو دیتے ہیں **معجون طلسمی** اسکے استعمال سے وقت سرعت جریان کمی باہ رفع ہو کر اعلیٰ درجہ کی قوۃ باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ۔ طلائی طلسمی یہ ان لوگوں کو فائدہ دیتا ہے جو اپنی قوۃ زایل کر چکے ہوں خواہ کسی باعث سے ہو۔ اعصاب وغیرہ اسکے استعمال سے طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

سرمہ سلیمانی۔ اس کے استعمال سے دہندہ جالا پیولا ضعف بصارت سوتیا بند وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فیتولہ ۸ر

منجن دندان۔ دانتوں اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کو رفع کرنے والا اور دانت مثل گوہر آبدار بنا دینا اسی منجن کا کام ہے قیمت فی بکس ۴ر

حکیم محمد حسین و برادر حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلیماران گلی قاسم جان دہلی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶، اسٹریٹ کلکتہ